صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز بدھ مورخہ 9 دسمبر 1998

(بمطابق 19 شعبان المعظم 1419 ہجری)

جلد 13 شمارہ 9

سرکاری رپورٹ

مندرجات

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1
2 ۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	2
3۔ اراکین اسمبلی کی رخصت	48
4 ۔ تحاریک التوا	49
5۔ توجہ دلاؤ نوٹس	63

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ سرحد

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 9 دسمبر 1998 بمطابق 19 شعبان المعظم 1419ھ صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، ہدایت اللہ خان چمکنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ہ

وَلَوْ اَنَّ لِکُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِہٖ ط وَ اَسَرُّوا النَّدَامَۃَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ج وَقُضِیَ بَیْنَہُمْ بِالْقِسْطِ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ہ اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ہ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ہ ھُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ہ (سورۃ یونس آیت 53 تا 54)

ترجمہ: اگر ہر اس شخص کے پاس جس نے ظلم کیا، روئے زمین کی دولت بھی ہو تو وہ عذاب سے بچنے کیلئے اسے فدیہ میں دینے پر آمادہ ہو جائے گا۔ جب یہ لوگ اس عذاب کو دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں پچھتائیں گے اور ان کے درمیان پورے انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا۔ کوئی ظلم ان پر نہ ہوگا۔ آگاہ رہو کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے، اللہ کا ہے۔ سن رکھو اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر اکثر انسان جانتے نہیں ہیں۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو پلٹنا ہے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Honourable Muhammad Zahir Shah Khan, MPA, to please ask his Question No. 415.

* 415 - جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیرصحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ میرہ تحصیل بشام، اولندر، داموڑی، کوزکانہ، پچلی اور شالیزارہ کے بی ایچ یوز اور سول ہسپتال بشام، سول ہسپتال چکیسر، سول ہسپتال بشام کروڑہ اور سول ہسپتال الپوری کی عمارتیں گذشتہ کئی سالوں سے قائم ہیں،

(ب) اگر (i) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بی ایچ یوز اور ہسپتالوں میں ڈاکٹروں، میڈیکل ٹیکنیشنز، کمپاؤنڈروں، ڈسپنسروں، دائیوں اور دوسری تمام منظور شدہ آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے،

(ii) جن پوسٹوں پر سٹاف تعینات ہے اور جو پوسٹیں خالی ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وجیہہ الزمان (وزیرصحت): (ا) جی ہاں۔

(ب) (i) ان بی ایچ یوز اور ہسپتالوں میں تمام منظور شدہ آسامیوں کی تعداد اور خالی آسامیوں کی تعداد اور تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(i) مکمل تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سر! پہ دے سوال کښې دا زما د علاقے هسپتالونه دي او په دے کښې نه ډاکټران شته دے او نه پکښې کمپاؤنډران شته دے او نه پکښې نور سټاف شته دے، نو بار بار مونږه د ګورنمنټ توجه دے طرف ته راګرځوو، نو زه د وزیر صاحب نه ستاسو په

وساطت دا ضمنی سوال کوَم چه هغوی به په دے هسپتالونو کښې ډاکټران بقایا پوستونه د کله پورے ډک کړی؟

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیرصحت: تھینک یو جناب سپیکر۔ سر! اس میں ان کا جواب کافی تفصیل سے دیا گیا ہے، اگر کوئی مزید یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو میں اس کیلئے حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو ضمنی سوال پوچھا ہے کہ اس میں نہ کوئی ڈاکٹر ہے، نہ کمپاؤنڈر ہے۔ میرے خیال میں He is not satisfied with your answer.

وزیرصحت: اس میں سر، یہ ہے کہ شالیزارہ میں میڈیکل آفیسر کی ایک، اورتحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال الپوری میں Women Medical Officers کی تین پوسٹیں خالی ہیں۔ اس سلسلے میں ہم نے کچھ آرڈرز کئے تھے ڈاکٹر نزاکت اقبال (SMO) اور اس کی بیوی عابدہ پروین (WMO) کے لیکن انہوں نے کورٹ میں چیلنج کر دیا جس کے خلاف ہم نے ایکشن بھی لیا ہے اور اس کے علاوہ ہم نے Slab میں نئے انٹرویوز کئے ہیں اور اس میں پبلک سروس کمیشن کے Through 132 Posts آ رہی ہیں، تو وہ جیسے ہی Finalize ہو جائیں گی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ انہیں سٹاف Provide کر دیں گے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر! عرض یہ ہے کہ میرے اپنے گاؤں کا ایک بی ایچ یو ہے میرہ میں، وہاں کوئی ڈاکٹر نہیں ہے حالانکہ وہاں پر پوسٹ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ سول ہسپتال کروڑہ، جو 1952 میں والی سوات کے دور میں قائم ہوا تھا، میں بھی ایک ڈاکٹر نہیں ہے تو وہ ان کو Slab میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ سر! وہاں پر ڈاکٹر جانے کیلئے تیار ہے لیکن ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پتہ نہیں کیا کر رہا ہے کہ اچھے خاصے پرانے ہسپتالوں کو Slab میں ڈال کر ان میں جونیئر ڈاکٹروں کو تعینات کر رہے ہیں۔ میں کروڑے کی مثال دے رہا ہوں، میرے پاس باقاعدہ ابھی بھی درخواستیں موجود ہیں، میں ان کے پاس

بھی ہے کر گیا ہوں کہ خدا را یہ ہمارے پرانے ہسپتال ہیں، ان کو Slab میں نہ ڈالیں، ان کیلئے BPS- 18 کا کوئی ڈاکٹر سرجن ٹرانسفر کر دیں۔

وزیر صحت، سر! ابھی انہوں نے جو سوال کیا ہے، تو اس میں جو نوٹیفکیشن ہوا تھا وہ ڈیپارٹمنٹ نے Withdraw کر لیا ہے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان، شکریہ جناب، بہت مہربانی۔

Mr. Speaker: Honourable Najm-ud-Din Khan, MPA, to please ask his Question No. 468.

* 468 - جناب نجم الدین، کیا وزیر صحت از راہ کرم یہ ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) تھل ہیڈ کوارٹر ہسپتال دیر میں ڈاکٹروں کی کل کتنی آسامیاں موجود ہیں؛

(ب) مذکورہ ہسپتال میں اس وقت کتنے ڈاکٹر کام کررہے ہیں؛

(ج) آیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹروں کی خالی آسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب وجیہہ الزمان (وزیر صحت)، (ا) تھل ہیڈ کوارٹر ہسپتال دیر میں کل بائیس آسامیاں ہیں۔

(ب) تاحال سات ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔

(ج) محکمہ صحت نے ان آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے تبادلوں کے احکامات وقتاً فوقتاً جاری کئے ہیں مگر بعض ڈاکٹروں نے ان تبادلوں کی منسوخی کیلئے مختلف ذرائع استعمال کئے ہیں تاہم محکمہ صحت نے ان تمام ڈاکٹروں کو، جن کے تبادلے ہو چکے ہیں، ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ فوری طور پر نئی تعیناتی کی جگہ چارج لیں تاکہ عوام کو تکلیف نہ ہو۔ چارج لینے میں پس و پیش کرنے والوں کے خلاف ضابطہ کے تحت کارروائی

کی جائے گی اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ہسپتال میں ضروری عملہ اور ڈاکٹر ڈیوٹی کے اوقات میں ہرصورت میں موجود ہوں۔

جناب نجم الدین، جناب! دوی لیکلی دی چہ پہ تحصیل ھیڈ کوارٹر ھسپتال کښې ټول پنځویشت پوستونه دی، بیا نے وئیلی دی چہ اووه کسان پہ دے کښې حاضر دی۔ بیا لاندے پہ جز (ج) کښې چہ تاسو دا جواب اوګورئ "محکمہ صحت نے ان آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے تبادلوں کے احکامات وقتاً فوقتاً جاری کئے ہیں مگر بعض ڈاکٹروں نے ان تبادلوں کی منسوخی کیلئے مختلف ذرائع استعمال کئے ہیں تاہم محکمہ صحت نے ان تمام ڈاکٹروں کو جن کے تبادلے ہوچکے ہیں، ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ فوری طور پر نئی تعیناتی کی جگہ چارج لیں تاکہ عوام کو تکلیف نہ ہو۔ چارج لینے میں پس و پیش کرنے والوں کے خلاف ضابطہ کے تحت کارروائی کی جائے گی اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ہسپتال میں ضروری عملہ اور ڈاکٹر ڈیوٹی کے اوقات میں ہرصورت میں موجود ہوں" نو سر، زما یودرخواست دے، منسټر صاحب مخامخ ناست دے او د ده مخکښې هم، دا خو یو ښه قابل سړے دے، تکړه سړے دے، خو دوی ټولو ته جی ما هغه بله ورځ، منسټرصاحب له ورغلم اودا درخواست مے ورته اوکړو چہ ته دا خپله عمله راوغواړه چه پنځویشت ډاکټران، تقریباً پانچ لاکھ آبادی ده، پہ پانچ لاکھ آبادئ باندے یو تحصیل هیډکوارټر هسپتال دے او پہ هغه تحصیل هیډکوارټر هسپتال کښې جی ټول اووه ډاکټران دی، اګرچه 22 Sanctioned posts دی، پکار دا ده چه د دے نه دوی زیات کړی، ډاکټر بدلوی جناب او په سحر له ئے آرډر بیا کینسل کوی او اوس وائی چه مونږه ډاکټران بدل کړی دی۔ زه د دے منسټر صاحب نه دا تپوس کوم جناب، چه هلته د خلقو بیخ بنیاد اوځغلو، هغه بله ورځ زه هسپتال ته ورغلے یم، په

هسپتال کښې په آپریشن تهیټر کښې د سره د سامان درک نه لگی او د هغه ځائے نه چه کله مریض را واخلی، یو خو جی د دے حکومت په دور کښې د روډونو هم داسے حالات دی او زمونږه علاقه هم داسے خطرناکه ده چه دا ،موبنه وغیره هم الوځی او خلق ډزے کوی، ټوپکے ورسره دی، یو بل اُولی، نو چه د هغه ځائے مریض را واخلی او تیمرگرے ته نے را رسوی نو هغه جناب په لاره کښې ختم شوے وی او مړ شی، نو زما خصوصاً جناب منسټر صاحب ته دا درخواست دے چه آیا تا ډاکټران کوم کوم ځائے ته بدل کړی دی، په دے کښې د یو نه علاوه چا، چا چارج اغستے دے او چه نے نه دے اغستے نو د دے احکامات خو تقریباً دوه میاشتے اوشوے، نو د هغوی خلاف ده څه کارروائی اوکړه او د دے د پاره په راتلونکی وخت کښې دے څه پروګرام کوی؟

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیرصحت، جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بائیس پوسٹیں وہاں پر موجود ہیں جن میں سے سات پر کام ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ بھی ہم نے پانچ پوسٹیں اور Sanction کی ہیں جن میں سے تین MOs کی ہیں اور دو WMOs کی ہیں لیکن ڈیپارٹمنٹ میں ٹرانسفرز میں جو Interference ہوتی ہے اس کی وجہ سے سارے آرڈرز منسوخ کرائے گئے اثر و رسوخ کے ذریعے اور جو بھی آرڈرز ہم کرتے ہیں وہ اسی طرح اثر و رسوخ کے ذریعے کینسل کرائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے یہ پوسٹیں خالی رہتی ہیں اور ہم ان پر عملدرآمد نہیں کرسکتے۔ تو میری یہ ہاؤس سے اپیل بھی ہے اور آنریبل ممبرز سے اپیل ہے کہ اگر وہ Interference نہ کریں تو ہم فوری طور سے ان پوسٹوں کو انشاء اللہ تعالیٰ Fill کرنے کی کوشش کرسکتے ہیں۔

جناب نجم الدين، سر ! دا خو هدو جواب نه شو- حکومت د سره شته دے نه- خلقو اثر و رسوخ استعمال کړل او خپل آرډرز ئے کینسل کړل- هسپتال خالی پروت دے، چه په دغه Posts باندے Already خلق بهرتی شوی دے، دا ډاکټران چرته کارکوی؟ Sanctioned posts دی او د دے Against د ډاکټرانو Appointments شوی دی، دا کسان چرته کارکوی؟ دا پندره سوله ډاکټران په کوم خانے کښې کارکوی؟ په کوم خانے کښې کارکوی او چرته دا دی چه شپاړس ډاکټران په یوهسپتال کښې نه وی په بانیس ډاکټرانو کښې نو د هغه هسپتال پوزیشن به څه وی؟ په دے باندے خو زه مطمئن نه یم چه اثرو رسوخ استعمالوی او خپل آرډرز کینسل کوی، زمونږ په هسپتال کښې ولے اثر و رسوخ استعمالیږی؟ په دے کښې خو Sanctioned posts دی د هغے Against appointments هم شوی دی، نوچه شوی دی نو بیا ولے جی داسے کیږی؟ او د دے د ماله څه تسلی راکړی-

جناب سپیکر، جناب احمد حسن خان!

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر ! اس قسم کی مشکل کو دور کرنے کیلئے حکومت نے شاید ایک پالیسی بنائی ہوئی ہے کہ نئی پالیسی کے تحت ڈاکٹرز کو مختلف مراعات اور Incentives دے کر تعینات کیا جائے گا- میں جناب منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پالیسی کے تحت جو انٹرویوز ہوئے تھے، اس کے نتیجے میں ڈاکٹروں کی تقرری اب تک عمل میں لائی گئی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر، ایک منٹ، بہادر خان-

حاجی بہادر خان (دیر)، جناب سپیکر ! ما یو ضمنی سوال په دے کښې کوؤ- هم دغه شان مسئله زمونږه هم ده چه ثمرباغ سول هسپتال دے په هغے کښې---

جناب سپیکر، جی د دے مسئلے خبرہ کوئ، د بلے مسئلے خبرہ بہ بیا روستو کیږی -

حاجی بہادر خان (دیر)، لیډی ډاکټرہ، دوہ کالہ اوشول چہ نشتہ دے۔ سر! ما ونیل چہ د ھغے راتہ ھم تسلی راکړی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیرصحت، سر! ابھی احمدحسن خان صاحب نے پوسٹوں کے سلسلے میں جو سوال کیا ہے' تو پبلک سروس کمیشن سے ہم نے 267 seats مانگی تھیں جن میں سے 132 Approve ہوگئی ہیں اور 135 ابھی رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے ڈسٹرکٹ سپیشلسٹ کیلئے 100 WMOs and MOs کی پوسٹیں بھی مانگی ہیں' 10 پوسٹیں ڈینٹل سرجن کی مانگی ہیں اور ڈسٹرکٹ سپشلسٹ کی 46 پوسٹیں ہم نے مزید مانگی ہیں۔ 158 کنٹریکٹ ڈاکٹرز کے انٹرویوز وغیرہ ہوچکے ہیں۔ Slab والوں کی انشاء اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے فوراً بعد ہم Appointment کر دیں گے۔

جناب نجم الدین، سر! خما ھغہ سوال پہ څہ کښں لاړو؟ زہ وایم جی چہ دوی دا لیکلی دی چہ د دوی خلاف بہ کارروائی کوؤ نو دا د کومو کومو ډاکټرانو خلاف کارروائی اوشولہ؟ چہ څوک چارج نہ اخلی، ھغہ کوم کوم ډاکټران دی؟

وزیرصحت، جناب! جو آرڈرز کینسل ہوئے ہیں' اس کی ساری تفصیل فراہم کی گئی ہے اور کس نے کروائے ہیں' وہ بھی اس میں موجود ہیں۔ اس میں ایک Paediatrics اور اس میں ایک گائناکالوجسٹ کی ایک پوسٹ ہے جو پی ایس سی سے ابھی Sanction ہونے والی ہے۔ جیسے ہی اس کے سفارشات ہمیں موصول ہوں گے' انشاء اللہ تعالیٰ ---

جناب سپیکر، ان کا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن جن ڈاکٹرز صاحبان نے اثر و رسوخ استعمال

کیا ہے یا نہیں جا رہے ہیں، تو ان کے خلاف کوئی کارروائی آپ لوگوں نے کی ہے یا نہیں کی ہے؟ ان کا سوال یہ ہے۔

وزیرصحت: ان کو ہم نے یہ نوٹس دیئے ہیں کہ اگر وہ دوبارہ پریشر ڈالیں گے کینسل کرانے کیلئے، تو ہم ان کے خلاف ایکشن لیں گے۔

جناب نجم الدین: ما و نیل سر، چہ زما سره د پہ دے باندے یو میتنگ او کړی۔

جناب سپیکر: میٹنگ کر لیں گے۔

جناب نجم الدین: دا ډیره ضروری خبره ده۔ چہ دا منسٹر صاحب زما سره دا میتنګ او نکړی نو زه به بیا ----

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! شاید محترم منسٹر صاحب میرا Question نہیں سمجھ سکے ہیں۔

جناب سپیکر: د دے پہ باره کښی -----

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! پبلک سروس کمیشن کا تو بہت لمبا چکر ہے۔ انہوں جو Hard, harder, hardest علاقوں کیلئے ایڈہاک بنیاد پر ایک پالیسی بنائی ہے تو میں اس پالیسی کے تحت ڈاکٹروں کی تعیناتی کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ اس کے تحت ابھی تک کوئی تقرری ہوئی ہے کہ نہیں؟ اور کب تک ہونے والی ہے؟

وزیرصحت: انہی کے بارے میں میں نے ذکر کیا تھا کہ ان کے انٹرویوز وغیرہ ہو چکے ہیں اور Final stages میں آ چکا ہے اور رمضان المبارک کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ان کی تقرریاں کر دیں گے۔ اس میں جو Hardest area ہے اس کیلئے Rs. 13000 pay ہے اور جو Harder area ہے' اس کیلئے Pay Rs. 11000 ہے اور جو عام ایریا ہے تو اس کیلئے Pay Rs. 9000 ہے۔ تو یہ انشاء اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے بعد ہم کر دیں گے۔

Mr. Speaker: Honourable Najm-ud-Din Khan, MPA, to please

ask his Question No. 470.

*470 - جناب نجم الدین: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔۔۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور میں کلاس فور کی آسامیوں پر ٹیکنیکل سٹاف تعینات کیا گیا ہے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹاف کو قواعد و ضوابط کے خلاف اور ٹیسٹ و انٹرویو کے بغیر بھرتی کیا گیا ہے:

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ملازمین کی ملازمت کو کتنا عرصہ ہوا ہے نیز حکومت مذکورہ آسامیوں کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب وجیہہ الزمان (وزیر صحت): (ا) جی نہیں، کلاس فور کی کسی بھی آسامی پر کوئی ٹیکنیکل سٹاف بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) کلاس فور کیلئے کوئی ٹیسٹ نہیں ہوتا البتہ انٹرویو لیا جاتا ہے اور بھرتی قواعد و ضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے۔

(ج) حکومت نہایت مستعدی کے ساتھ کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کیلئے قانون و ضوابط کے تحت جائزہ لے رہی ہے۔

جناب نجم الدین: دا جی د حیات آباد میډیکل کمپلیکس متعلق خبره ده چه په دے کښې کلاس فور او د ټیکنیکل سټاف څو کسان بهرتی شوی دی، دوی وائی چه هیڅ څوک نه دی بهرتی شوی- بیا نے لاندے لیکلی دی چه د دے د بهرتیٔ د پاره ټیسټ او انټرویو کیږی او هغه ټیسټ او انټرویو مونږه کړے ده او کسان مونږه اغستلی دی- بیا سر د جز (ج) جواب ته اوګورئ، دوی وائی چه "حکومت نہایت مستعدی کے ساتھ کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کیلئے قانون و ضوابط کے تحت جائزہ لے رہی ہے"- جناب! چه کوم سوال دے، د هغے د

جواب Totally غلط دے، د سره جواب غلط دے۔ زه څه غوارم او دے څه وائی؟ هغه د عبدالرحمان خان خبره، خان لا لا، ته بیا اووایه هغه تکے ولے چه ما نه هیر شو، "من چہ می" دغه شے دے جناب یعنی زه څه وایمه او خما دا دولکے څه وائی؟ تاسو جناب، دے خبرے ته سوچ اوکړئ، زه وایمه چه کله دا ملازمین اخستی دی؟ هغه وائی چه نه، زه لګیا یم کوشش کوم چه دا مستقل کړم ------

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! ---------

جناب نجم الدین، نو دا خو هیڅ خبره نه ده۔ مونږ په دے باندے عرض کوو چه دوی د راته دا اووائی چه دے کښ څو کسان کلاس فور -----

جناب سپیکر ، نجم الدین خان! د هغوی جواب که تاسو اوګورئ کنه، تاسو دا و بیلی دی چه " کمپلیکس پشاور میں کلاس فور کی آسامیوں پر ٹیکنیکل سٹاف تعینات کیا گیا ہے؟" دوی جواب کوی چه "جی نہیں"، ټیکنیکل سټاف مو تعینات کړے نه دے۔ ستاسو د سوال نے جواب دا ورکړے دے۔

جناب نجم الدین، سر! ما دے جز (ج) له زور ورکړے دے۔

جناب سپیکر، اوس دا (ج) چه کوم دے کنه (قہقہہ) نو هغوی سره چه Already کلاس فور دی نو هغوی وائی چه د هغے د پاره مونږ دا کوشش کوو چه هغه مونږ Permanent کړو او هغوی دا وائی۔ جی عبدالرحمان خان!

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو په وساطت د وزیر موصوف نه تپوس کومه ----

جناب سپیکر، تاسو سره به (وزیر صحت) په دے باندے هم هسے خبره اوکړی او ورسره ملاؤ شئ۔

حاجی عبدالرحمان خان، چه دا کلاس فور د هغه خانے د خلقو حق دے او که دا د بل خانے د خلقو حق جوړیږی؟ په دے به م وزیر صاحب پوهه کړی خکه چه په دے اسمبلئ کښ دا خبره شوے ده چه کلاس فور چه دے، چه د چا نه زمکه واغستے شی نو دا د هغه خلقو حق دے۔ جناب سپیکر صاحب! هغه زمکه په اووه دیرشت زره روپے جریب اغستے شوے ده او هغه خانے کښ په کلاس فورکښ د هغه خانے خلق لا پوره بهرتی کړے شوے نه دی، نو دا جواب د دوی راکړی چه آیا څه دے اسمبلئ کښ و نیلے شوی وو، په هغے عمل شوے دے که نه؟

جناب محمد اورنگزیب خان، محترم سپیکر صاحب! میرا سوال بڑا آسان سا ہے-----

جناب سپیکر، وزیر صاحب! آپ ہر سوال کا نوٹس ذرا لیا کریں پھر Joint جواب دیا کریں۔

جناب محمد اورنگزیب خان، میرا سوال یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ جز (ج) کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ "حکومت نہایت مستعدی کے ساتھ کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کیلئے قانون و ضوابط کے تحت جائزہ لے رہی ہے"، تو یہ تو کلاس فور کے ملازمین ہیں، آیا کلاس فور ملازمین بھی کنٹریکٹ پر بھرتی ہو سکتے ہیں اور اگر بھرتی ہوئے ہیں، تو کتنی مدت تک کیلئے انہوں نے بھرتی کئے ہیں، دو سال کیلئے، تین سال کیلئے؟ ان کی تعداد انہیں معلوم نہیں ہوگی لیکن یہ Principle بتا دیں کہ آیا کلاس فور ملازمین بھی Contract basis پر بھرتی ہو سکتے ہیں؟

جناب سپیکر، آنریبل منسٹر، پلیز۔

وزیر صحت، سر! عبدالرحمان خان صاحب نے جو سوال پوچھا، اس میں انہوں نے زمین کا حوالہ دیا ہے کہ Donation جنہوں نے کی ہے، ان کی بھرتیوں کے بارے میں ہے، تو

حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں جو بھرتیاں ابھی ہو رہی ہیں، ابھی تو خاص اتنی نہیں ہوئی ہے، اس سے سال، ڈیڑھ سال پہلے جو ہوئی ہیں تو میرے خیال میں وہ تمام میرٹ پر ہوئی ہیں اور اس میں Criteria جو ہے وہ اس طرح میرٹ نہیں ہے لیکن اس میں انٹرویو وغیرہ ہوتا ہے اور جو ٹیکنیکل بھرتی ہوئے ہیں تو ٹیکنیکل تو کلاس فور کے Against بھرتی نہیں ہو سکتا، کلاس فور کے Against کلاس فور والے ہی بھرتی ہوئے ہیں اور اس میں وہ اپنی ضرورت بھی دیکھتے ہیں کہ ہاسپٹل کے کمپلیکس کو چلانے کیلئے ہمیں کس قسم کے میرٹ کے لوگ چاہئیں۔ اس میں صرف اس بات پر کہ جی زمین دی ہے تو اس میں ہم کسی معذور کو اس طرح نہیں رکھ سکتے کیونکہ وہ پھر کام نہیں کر سکتا تو Already ہمارا جو بجٹ ہے، وہ Non-developmental expenditure پر زیادہ جا رہا ہے اور Developmental پر کم جا رہا ہے تو اس کی یہی وجہ ہے کہ تنخواہیں زیادہ ہیں اور اس میں کام اتنا نہیں ہے۔

حاجی عبدالرحمان خان: خبره دا نه ده۔ د S&GAD رولز هم دا وو چه کلاس فور به مقامی خلق بهرتی کوئ او خونړه په کلاس فور باندے دا اعتراض دے چه خونړ خلق د هغے حلقے بلکه د دے ټول علاقے خلق نه دی بهرتی شوے، نو د دے جواب د راکړی۔ دا خبره نه ده یا د اووانی چه هغه رولز غلط دی یا داووانی چه زیاتے نے کړے دے۔ چه چا کړے دے، د هغے ازاله د اوکړی۔

جناب حبیب اللہ خان کنڈی (وزیرصنعت): سپیکر صاحب! پوائنټ آف آرډر۔ دوی د لږ د رول نمبر اوښائی چه د S&GAD کوم رولز د لاندے دا راغلی دی؟

حاجی عبدالرحمان خان: دا رولز چه دی کنه، دا یو مولانا صاحب وو لکه ستا غوندے، هغه د رول تپوس کولو، دا نے په بدن الرائق کتاب کښې لیکلی دی چه په S&GAD کښې یو کتاب دے۔ (قہقہے)

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، سر! یوه خبره کوم۔ محترم سپیکر صاحب! میں وجیہہ الزمان صاحب کے نوٹس میں آپ کے توسط سے یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ Low paid staff جتنا بھی ہوتا ہے، یہ لوکل ایریا سے بھرتی کیا جاتا ہے۔ یہ S&GAD کے رولز ہیں کہ کلاس فور ملازمین، چپڑاسی، Peon، مالی، یہ سب لوکل ایریاز سے ہوں گے کیونکہ ان کی تنخواہیں بہت کم ہوتی ہیں تو باہر سے، دور دراز علاقوں سے جو لوگ آتے ہیں، وہ تنخواہ ان کی ضروریات پوری نہیں کرتی، تو اسلئے یہ رول ہے کہ Low paid staff جتنا ہوتا ہے، یعنی کلاس فور، وہ مقامی لوگوں سے بھرتی کئے جائیں گے۔

جناب نجم الدین، سر! دا د کلاس فور ملازم خو واضح خبره ده چه ایم پی اے به د DDAC Rules تحت Recommendation کوی او د هغه په Recommendation به بهرتی کیږی۔ دا خو جناب قانون دے، دے کښې خو هډو بله خبره شته دے نه، دوی په دغه کښې څه ونیلے شی، خو څما عرض دا دے چه په دے سوال کښې دا خبره چه کومه ده، دا د سټینډنګ کمیټئ ته اولیږی او زه د دے د پاره ارباب صاحب ته دا درخواست کوم چه دا چیک کړی چه آیا په دے کښې کوم کوم کسان لګیدلے دی او د دے د پاره دوی کوم طریقه کار اختیار کړے دے؟ څما په دے ټول جواب باندے اعتراض دے، نو ارباب صاحب د دے هیلته د سټینډنګ کمیټئ چیئرمین دے، دوی د خپل دغه ته ــــ اووایه، پاسه چه قبول م کړو۔ پاسه او داسے په دے لاؤډ سپیکر باندے اووایه۔

ارباب سیف الرحمان، جناب سپیکر! یو تپوس د دے منسټر صاحب نه دا کوم چه دوی دے خبرے ته تیار دی چه کوم لوکل خلق نے نه دی اغستے او Out sider نے اغستے دی، د هغوی خلاف به دوی ایکشن اخلی او هغه سړی به د

سروس نه اوباسی او که نه به اوباسی؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر!

وزیر صحت: اس ضمن میں سر، گزارش یہ ہے کہ کلاس فور کی بھرتیاں، Normally لوکل جو لوگ ہیں، انہی کو Accommodate کیا جاتا ہے لیکن پچھلے کچھ عرصے سے، جب سے ہم نے ڈویژنل کیڈر کی پوسٹیں ختم کی ہیں، اس میں سٹاف سرپلس تھا، ہمارے پاس بہت زیادہ ہوگیا ہے اسلئے ہم نے جتنی بھی نئی Appointments ہیں، ان پر پابندی لگا دی ہے اور سرپلس جو پول ہے، اس میں سے لوگوں کو ایڈجسٹ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے کچھ نان لوکل بھی بیچ میں ایڈجسٹ ہو رہے ہیں۔

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! هلته نوے بھرتی شوے ده۔ که دوی ایډجسټ کولے نو مونږ ته پرے اعتراض نه وو خو نوے بھرتی نے کړے ده۔ سیف الرحمان چه څنګه اوونیل چه کومه غلطه بھرتی چه شوے ده، هغه دوی واپس کوی؟ مونږ ته دا اووانی۔

جناب محمد اورنگزیب خان: محترم سپیکر صاحب! میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ آیا Contract basis پر کلاس فور بھرتی ہو سکتا ہے کہ نہیں؟

وزیر صحت: اورنگزیب صاحب نے کنٹریکٹ کے بارے میں پوچھا ہے کہ کنٹریکٹ کتنے عرصے تک کیلئے ہوتا ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ Contract appointments جو ہیں، وہ Ad hoc basis پر کی جاتی ہیں، جب اس کا Purpose پورا ہو جاتا ہے تو پھر ان کو ختم کر دیا جاتا ہے اور اگر پورا نہ ہو تو پھر اس کو دوبارہ Renew کر دیا جاتا ہے۔

جناب محمد اورنگزیب خان: تو پھر تو آپ کا جواب غلط ہے -----

ارباب سیف الرحمان: منسټر صاحب خو خمونږ د سوال جواب را نه کړو که جو Irregularities ہوئی ہیں، اس کے بارے میں منسٹر صاحب بتائیں۔

جناب محمد اورنگزیب خان: منسٹر صاحب' ایڈہاک اور کنٹریکٹ میں بڑا فرق ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں چونکہ منسٹر صاحب -----

ارباب سیف الرحمان: بھرتیوں میں جو Irregularities ہوئی ہیں' ان کے بارے میں بتائیں کہ ان کے خلاف آپ ایکشن لیں گے یا نہیں لیں گے؟ صاف Clear جواب دیدیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Mover یہ Request کرتے ہیں کہ اسے سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو I think you don't have any objection.

وزیر صحت: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 470, asked by Honourable Member, Najmuddin Khan may be referred to the Standing Committee on Health. Those who are in favour of it, may say 'Yes' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The question is referred to the Standing Committee on Health. Hon'able Qaimoos Khan, MPA, to please ask his Question No. 515. Qaimoos Khan, MPA, please.

* 514 - جناب قیموس خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ خوازہ خیلہ سول ہسپتال کی توسیع اور دیگر سہولیات کی فراہمی کیلئے ایک سکیم منظور ہوئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے تحت صرف ایک اضافی وارڈ اور او پی ڈی کیلئے عمارت تعمیر کی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ توسیع کے بعد باقی بچ جانے والے فنڈ کو تاحال استعمال نہیں کیا گیا؛

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سکیم کو قابل عمل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب وجیہہ الزمان(وزیرصحت): (ا) جی ہاں۔

(ب) اس سکیم کے تحت خوازہ خیلہ سول ہسپتال میں ایک او پی ڈی (ڈینٹل)، لیبر بلاک اور باونڈری وال تعمیر کی گئی جو کہ سب مکمل ہیں۔

(ج) اس سکیم کیلئے مختص رقم 3.857 ملین روپے تھی، اس میں سے 3.483 ملین روپے خرچ ہوئے اور سب بلاک مکمل کر لئے گئے۔ بجلی کی باہر سپلائی کیلئے واپڈا کو رقم ادا کی گئی ہے۔ نئی آسامیوں کیلئے محکمہ خزانہ سے رجوع کیا گیا ہے۔

(د) حکومت اس سکیم کو قابل عمل بنانے کیلئے تمام ضروری اقدامات کر رہی ہے۔

جناب قیموس خان: جناب سپیکر! شاید چه دے منسټر صاحب سره د دے صحیح جواب نه وی خو زه د هغوی امداد کول غوارم چه دے له پوستونه ورکړے شوی دی او ډاکټر پکښې خپل چارج اغستے دے او کار ئے شروع کړے دے۔

Mr. Speaker: Honourable Muhammad Shoaib Khan, MPA, to please ask his Question No. 557. Muhammad Shoaib Khan!

* 557 - جناب محمد شعیب خان: کیا وزیرصحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔۔۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ایجنسی ہیڈ کوارٹر ہسپتال بٹخیلہ، ملاکنڈ کا واحد ہسپتال ہے جو دیر اور سوات کے لوگوں کی طبی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے۔ اس میں چند نئے وارڈز

تعمیر کئے گئے ہیں جن کو تا حال استعمال میں نہیں لایا گیا۔

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اضافی وارڈز کو استعمال نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں اور ان کی تعمیر کا مقصد بیان کیا جائے۔ نیز ویران پڑے رہنے کی وجہ سے مذکورہ وارڈز کو جو نقصان پہنچ رہا ہے' اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

جناب وجیہہ الزمان (وزیرصحت): (ا) جی نہیں، ملاکنڈ ایجنسی میں بٹخیلہ کے علاوہ درگئی، ملاکنڈ اور رنگ مالہ میں بھی ہسپتال موجود ہیں جس سے علاقے کے عوام مستفید ہو رہے ہیں۔ مزید براں ضلع دیر وضلع سوات کے ہسپتال عوام کی طبی ضروریات ہمہ وقت پورا کر رہے ہیں۔

(ب) وارڈز تعمیر ہو چکے ہیں لیکن صوبے کی موجودہ مالی مشکلات کی وجہ سے سامان کی خریداری کیلئے سکیم کو سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیا جا سکا۔

جناب محمد شعیب خان: جناب سپیکر صاحب! زما د سوال د جز (ا) په جواب کښې دوی وائي چه "جی نہیں" نو دا جواب خو بالکل غلط دے۔دا د ایجنسی هیډکوارټر هسپتال بټخیله د ایډمیشن رجسټر نه پته لګی۔ منسټر صاحب اوس هم ناست دے او که دوی اوس هم په ټیلیفون باندے دا تپوس اوکړی چه د بټخیلے په هسپتال کښې چه کوم ایډمیشن رجسټر دے، په هغے کښې اوګوریٔ، هغه سرجیکل وارډ کښې اوګوریٔ، په میډیکل وارډ کښې د اوګوری چه په دے کښې د ملاکنډ ایجنسیٔ خلق ډیر ایډمټ دی او که نه د بهر خلق؟ نو دا خو جناب بالکل غلط دے او ولے چه دا د ملاکنډ هیډکوارټر هسپتال دے، په دے کښې کارډیالوجسټ، سرجن، ای این ټی، آئی سپیشلسټ او د ګائناکالوجسټ دا Facilities خمونږ سره په دے هسپتال کښې شته دے او د دغے خاطره دا ټول راځی او باقی دوی چه وائی چه دلته رنګ ماله هسپتال

دے نو جناب سپیکر صاحب، رنگ ماله هغه هسپتال دے چه کوم په 1936 کښې جوړ شوے دے او دا د ټی بی هسپتال رنګے ماله وو۔ اوس په دے مخکښے ورخو کښې هیلتھ والا خما په خیال دا وائی چه مونږ نے Demolish کوو او په هغے باندے بیا خمونږ. د ملاکنډ ایجنسئ عوامو ډیر مخالفت اوکړو او بیا ئے پرے خما په خیال چه څلور پینځه ګهنټے روډ هم بلاک کړو، نو د هغے خاطره بیا هیلتھ والو نوټیفیکیشن اوکړو او اوس نے هغه هسپتال په خائے باندے پریښودلو۔ جناب سپیکر صاحب! هغه ټی بی هسپتال خو هسے تش په نوم کهنډرات دی، د هغے هغه ټول هر څه تقریباً هیلتھ والو اوړی دی او دوی وائی چه په ملاکنډ کښې هم دا Facilities شته دے نو په ملاکنډ کښې دوه وارډونه د زنانو دی او دوه پکښې د نارینو دی۔ نو خما د منسټر صاحب نه دا درخواست دے چه بیا په دے آخری کښې دا ئے وئیلے دی چه هغه وارډونه جوړ شوے دی خو د مالی مشکلاتو له خاطره مونږ سامان نه شو اغستے، جناب سپیکر صاحب، خما دا ګزارش دے چه د وزیر اعظم دے دورو د پاره پیسے شته دے، د وزیرانو د فوج بهرتی کولو د پاره پیسے شته دے او د ټولو نه غټه خبره زه ستاسو په نوټس کښې راولم بلکه ستاسو خواته د دے سیټلائټ هسپتالونو د پاره په کروړونو روپے شته دے او خمونږ صرف د وارډونو د پاره، چه هغه جوړ دی، خراب شوی دی او د هغے د سټاف د بهرتی کولو د پاره هم پیسے نشته دے۔ زه د مسنټر صاحب په نوټس کښې دا راولم چه دا سیټلائټ چه کوم دی، دا پکار ده چه دا پیښور کښې ایل آر ایچ شته دے، په هغے کښې خیبر ټیچنګ شته دے، کمپلیکس پکښې موجود دے، نور هسپتالونه هم پکښې شته دے نو پکار وه چه دا سیټلائټ دے خائے کښې جوړ وے لکه ملاکنډ

ډویژن۔ د ملاکنډ ډویژن پاپولیشن هم تاسو ته پته ده، دا سیټلائټ پکار دے چه هلته کښې جوړ شوے وے یا په سوات کښې جوړ شوے وے۔

جناب پیر محمد خان (وزیر آبکاری و محصولات)۔ سپیکر صاحب! تاریخ بیانوی او که جغرافیه بیانوی؟

جناب محمد شعیب خان، پیر محمد خان! دا خو ستا د پاره هم فائده ده، ته خو هم په دے ملاکنډ ډویژن کښې راځے نو د دے سیټلائټ فائده خو ستا د پاره هم ده۔ زه به ستاسو په نوټس کښې دا راولم چه دا سیټلائټ پکار وو چه په ملاکنډ کښې یا په بټخیله کښې جوړ شوے وے او یا دا په سوات کښې جوړ شوے وے۔ دغلته بیا بو نیر او ------

جناب محمد صابر شاه، خما په خیال په دے باندے د شعیب خان دا خبرے ډیرے اهم دی او په دے باندے سنجیدګئ سره بحث پکار دے۔ زه به ستاسو په وساطت دوی ته دا ګزارش اوکړم چه بجائے د دے که باقاعده نوټس ورکړی په دے سوال باندے د بحث د پاره، نو هغه به ډیره ښه وی چه تاسو به وخت مقرر کړے شی او ډیپارټمنټ به هم تیار راشی۔

جناب محمد شعیب خان، خما؟ مهربانی جی، خو زه به پرے په ضمنی سوال کښې اووایم (قهقهے) په ضمنی سوال باندے به اووایم چه دا اوس پکار ده چه تاسو د هغه ځائے نه ----

جناب سپیکر، "هغه پکار ده" والا خبرے شعیب خان، ټهیک ده ټولے پکار دی چه او د شی، هر ځائے کښې د Facilities وی، خو تاسو اوس ډائریکټ خپلے مدعا ته راشئ چه ضمنی سوال ستاسو څه دے؟ تاسو وایئ چه کله به دا پیسے دے ته Allocate شی؟ آیا دا مو مطلب دے چه دغه وارډونه فنکشنل شی او که نه؟

جناب محمد شعیب خان۔ او جناب، چه خمونږ دا نوی وارډونه چه کوم دی۔ نو ما له د دوی د دے تسلی راکړی۔

جناب سپیکر۔ جی! آنریبل منسٹر، پلیز۔

وزیرصحت۔ جناب سپیکر! ممبر نے بھی کہا کہ رنگ مالہ ہاسپٹل کی حالت کافی خراب ہے اور اس میں ڈاکٹرز وغیرہ بھی نہیں ہیں، تو اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ ٹی بی سینی ٹوریم کا جو Concept ہے، وہ اب کافی حد تک ختم ہو رہا ہے اور لوگ گھروں پر ہی Treat ہو رہے ہیں، ان کو دوائیاں دیدی جاتی ہیں اور وہ اپنے گھر میں خود علاج کر لیتے ہیں۔ رنگ مالہ ہاسپٹل میں کوئی بہتر پوسٹیں ایسی تھیں جن پر تنخواہیں دی جا رہی تھیں اور وہاں کے ملازمین اس طرح کا کام نہیں کر رہے تھے، اسلئے ان میں سے کچھ سٹاف ہم نے ملاکنڈ میں منگوا لیا ہے تاکہ ان سے کام لیا جا سکے اور جیسے ہی ایس این ای، جو ہم نے بھیجی ہوئی ہے اس غرض کیلئے، Approve ہو گی تو ان کو وہاں منتقل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ وہاں وارڈز بنے ہوئے ہیں، ان کیلئے سامان کی خریداری کب تک ہو جائے گی؟ You please try کہ جتنا جلد ہو سکے کیونکہ ان کے وارڈز بنے ہوئے ہیں، وہ خراب ہو رہے ہیں، تو کوشش کریں کہ جتنی جلدی ہو سکے ان کو سامان مہیا ہو جائے۔

وزیرصحت۔ انشاء اللہ فنڈز کی دستیابی کے فوراً بعد کریں گے۔

جناب سپیکر۔ جی، کوشش کریں۔

وزیرصحت۔ تھینک یو۔

Minister for Health: Thank you.

Mr. Speaker: Honourable Muhammad Shoaib Khan, MPA, to please ask his Question No. 558.

* 558 - جناب محمد شعیب خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔۔۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ سال 91-1990 کی اے ڈی پی کی سکیم نمبر 1310 کے تحت ایجنسی ہیڈکوارٹر ہسپتال بٹخیلہ کے آئی۔سی۔یو، انتہائی نگہداشت کا وارڈ، کیجولٹی، لیبارٹری اور آپریشن تھیٹر کیلئے سامان خریدا گیا ہے لیکن مذکورہ وارڈز کیلئے تا حال سٹاف کی منظوری نہیں دی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سٹاف کی عدم موجودگی کے باعث مذکورہ سامان خراب ہو رہا ہے؛

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ ہسپتال کیلئے عملہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز سامان خراب ہونے کی صورت میں کس پر ذمہ داری عائد ہو گی؟

جناب وجیہہ الزمان (وزیر صحت)، (ا) سٹاف کی منظوری مورخہ 27-12-1997 کو دی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں، سامان سٹور میں محفوظ ہے۔

(ج) بھرتیوں پر سے پابندی اُٹھنے پر سٹاف کی تعیناتی کر دی جائے گی۔ سامان محفوظ پڑا ہے، اسلئے خراب ہونے کا خدشہ نہیں ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ آسامیاں SAP کا حصہ نہیں ہیں۔

جناب محمد شعیب خان، شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ د جز (ا) په جواب کښې دوی دا لیکلی دی چه او جی، مونږ په 27-12-1997 باندے د سټاف منظوری ورکړے ده خو تر اوسه پورے هغه سټاف خما په خیال نشته، ما ته د جی دوی دا وضاحت اوکړی چه دا سامان په سټور کښې پروت دے نو چه د سټاف

منظوری نه وی نو یقیناً دا به خرابیږی او په دے کښ چه کوم اوس دا Appointments دی، پکار ده چه جی وزیر صاحب دا مهربانی اوکړی او زر تر زره د دے بندوبست اوکړی چه سامان هم محفوظ شی او هسپتال هم اوچلیږی۔

جناب سپیکر: جی، جتنی جلدی ہو سکے، بندوبست کریں کیونکہ یہ تو ----

وزیر صحت: اس ضمن میں وزیر اعلیٰ صاحب نے ہدایات دی ہیں اور پوسٹیں ہم نے مشتہر کر دی ہیں، جیسے ہمیں پوسٹیں مل جائیں گی، انشاء اللہ ہم ان کو Provide کر دیں گے، Aprove ہو جائیں گی انشاء اللہ۔

Mr. Speaker: Honourable Muhammad Zahir Shah Khan, MPA, to please ask his Question No. 610.

* 610 - جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ میرہ، تحصیل بشام میں ایک بنیادی صحت مرکز گزشتہ کئی سالوں سے کام کر رہا ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مرکز کو باقاعدہ ادویات اور دوسرا سامان فراہم کیا جاتا ہے،

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 1987 سے سالانہ/ ماہانہ مذکورہ مرکز کو فراہم کی گئی ادویات کی تفصیل فراہم کی جائے،

(د) جس شخص کے حوالے یہ ادویات کی گئی ہیں، اس کا نام اور مرکز سے ماہانہ مستفید ہونے والے مریضوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وجیہہ الزمان (وزیر صحت): (ا) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں' یہ درست ہے۔

(ج) ان ادویات کی مکمل تفصیل نہایت طویل ہے' اس کو اسمبلی میں پیش کرنا دُشوار ہوگا لہٰذا اگر کوئی معزز رکن اسمبلی اس کو دیکھنا چاہے تو اس تفصیل کو ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز' پشاور کے دفتر میں دیکھ سکتا ہے۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں عرض کیا گیا ہے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ' جناب سپیکر۔ میرا مقصد یہی تھا کہ بی۔ایچ۔یو میرہ کو جو ادویات فراہم کی جاتی ہیں' وہ وہاں استعمال نہیں ہو رہی ہیں سر' اور' سر، خما د سوال مقصد دا وو جی چه دے هسپتال ته کومے دوایانے ملاویږی----

جناب سپیکر: په دے کښ څه پابندی نشته، تاسو په اردو کښ اووایئ چه هغه پوهه شی، چه جواب درکړی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ٹھیک ده جی۔

جناب پیر محمد خان (وزیر مال): سپیکر صاحب! خما او د ظاهر شاه دا اردو ډیره زیاته خوندناکه ده، داونیل پکار دی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: تو سر' میرا مقصد یہی تھا کہ یہ جو ادویات وہاں بی ایچ یو' میرہ کو سپلائی کی جاتی ہیں وہ سب خرد برد کی جاتی ہیں اور ------

جناب سید احمد خان: جناب سپیکر! ظاہر شاہ صاحب تو اردو کا بیڑہ غرق کر رہے ہیں' مہربانی کرکے ان کو روکیں۔ (قہقہے)

وزیر صحت: سر! زه آنریبل ممبر ته وینا کومه چه په پښتو کښ خبره اوکړی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر! یہ چترالی بڑا ہوشیار لڑکا ہے۔

جناب سپیکر، څه په پښتو کښ وایه، هغه وائی چه زه پرے رسمه۔

وزیر مال، سر! لڑکا نہیں ہے، هوشیار ممبر دے جناب سپیکر صاحب۔ دے وائی چه چترالی صاحب ہوشیار لڑکا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، که دے دا اردو وائی نو مونږ له نوره ژړا راځی۔ (قہقہے)

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر! یہ سب مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ تم مطمئن ہو جاؤ، تو میرے خیال میں جو "دوایاں" چوری ہو رہی ہیں، اس میں یہ ممبران صاحبان بھی شامل ہیں۔

جناب محمد شعیب خان: دوائیاں، دوائیاں۔ (قہقہے)

وزیر مال، سپیکر صاحب، که دے دا اردو نه بس کوی نو زه پرے عدالت کښی رپورټ کومه۔ دا اردو بے عزتی کیږی۔ (قہقہے)

جناب محمد ظاہر شاہ خان، سر! دا دوایانے، دوی ما ته ونیلی دی چه د ډائریکټر جنرل هیلته سروسز په دفتر کښی موجود دی او دے د لاړشی او د گوری۔ زه د وزیر صاحب په خدمت کښی دا عرض کومه چه دوی د ما ته د یو کال لسټ دلته په اسمبلی کښی فراهم کړی یعنی یو قسم دوائی هم دغے هسپتال ته نه ځی او ټوله خرد برد کیږی۔ او بل م دا تپوس کړے وو چه دوی دے د هغه نوم اوښائی چه د چا په لاس باندے دا دوایانے ځی، نو د هغے جواب نے نه دے راکړے۔ نو زه ستاسو په وساطت سره دا Request کومه، وزیر صاحب ناست دے، چه ما ته د دَ دے خبرے ___ زه مطمئن نه یمه ځکه چه ځما د کلی هسپتال ته چه کومے دوایانے فراهم کیږی یو دوائی هم هلته کښی خلقو ته نه رسی جی۔

جناب سپیکر، میرے خیال میں Honourable Minister, you should hold a meeting with him اور This is his grievance اور اگر واقعی وہاں پر دوائیاں بالکل سپلائی نہیں ہو رہی ہیں تو He will point it out to you اور آپ اس میں پھر Probe کریں You conduct an inquiry if it is -------

وزیرِ صحت، گزارش ہے کہ اس کی طویل لسٹ ڈی جی صاحب کے آفس میں موجود ہے تو یہ وہاں بیٹھ کر اس کو چیک کریں۔ اگر پھر بھی کوئی شکایت ہے تو اس کیلئے ہم ہر قسم کا ایکشن لینے کیلئے تیار ہیں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر! میں ایمانداری سے کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر میرہ ہسپتال کو کوئی دوائی فراہم نہیں کی گئی ہے۔ (قہقہے)

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! د ظاهر شاه خان په زړه کښې خدشه ده چه مونږ ته دا دوائی ملاؤ شوے نه ده۔ او دا جواب خو عجیبه غوندے دے چه دے اسمبلی کښې مکمل لسټ نه شی ورکولے نو دا معزز رکن اسمبلی به خی او هغه به د ډائریکټر په دفتر کښې هغه لسټ گوری؟ منسټر صاحب انتهائی ښه سړے دے او خونږه دا دوی ته گزارش دے چه آئنده داسے جواب اسمبلئ ته را نه شی، دا د دے اسمبلئ توهین دے چه د دے معزز اسمبلئ یو کس به خی او هلته به د ډائریکټر په دفتر کښې کینې۔ دا د دوی ډیوټی ده چه ډائریکټر صاحب راشی او دلته کښې ټول ریکارډ مهیا کړی، نو خونږه ستاسو په وساطت گورنمنټ ته گزارش دے چه آئنده یو ډیپارټمنټ داسے جواب راونه لیږی۔

سید محمد صابر شاه: جناب سپیکر صاحب! زه هم د درانی صاحب دے خبرے سره اتفاق کومه۔ خما په خیال که داسے قسم جوابات دے معزز ایوان ته راځی نو دا یقیناً د دے معزز ایوان توهین دے۔ د گورنمنټ نه د دے معزز ایوان یو معزز رکن د څه باره کښې څه معلومات اخلی او د هغے باره کښې چه داسے قسم جواب راځی، نو خما په خیال دا د دے پوره هاؤس توهین دے او په دے باندے به زه Chair ته دا درخواست کومه چه په دے باندے یو رولنگ راتلل پکار دی

چه څه انفارمیشن وی، هغه پوره پوره دے معزز ایوان ته د پیش کیږی-
شکریه جی-

<u>جناب محمد اورنگزیب خان</u>: جناب سپیکر! ایسے ہی طویل جوابات کے سلسلے میں پچھلے دور میں عبدالاکبر خان صاحب نے رولنگ دی تھی کہ Mover کو اس کی تفصیل خواہ مخواہ فراہم کی جائے گی اور باقی ریکارڈ آپ کے سیکرٹریٹ میں پڑا ہوگا کہ جو بھی معزز رکن دیکھنا چاہے، وہ دیکھ سکتا ہے۔ میں بھی یہی کہنے والا تھا لیکن اکرم خان صاحب پہلے کھڑے ہوگئے۔ یہ معزز ایوان کی توہین ہے، انہوں نے مکمل جواب نہیں دیا۔ لہذا میری ان کی طرف سے درخواست ہے یا وہ خود Request کر لیں کہ یہ سوال کمیٹی کو چلا جائے تاکہ وہاں چھان بین ہو جائے۔ مجھے بھی یقین ہے کہ جعلی نام، جعلی پتے، جعلی ڈومیسائل، شناختی کارڈ کے ذریعے دوائیاں دے دی گئی ہونگی یا بیچ دی گئی ہونگی، لہذا اس کی مکمل چھان بین ضروری ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Very pertinent objection raised by the honourable

All the Ministers please note it and direct the departments اور MPA

that in future whatever information is required by the Assembly,

So, he ہے اگر کوئی اپنا وہ کام نہیں کر سکتا ہے they shall have to supply that.

یہ انہوں نے کیا مذاق بنایا should resign or he should be down-graded.

ہوا ہے؟ (تالیاں) یہ کس لئے بیٹھے ہوئے ہیں، وہ جواب بھی مکمل نہیں دیتے اور ممبرز سے کہتے ہیں کہ آپ آ جائیں اور وہاں ڈائریکٹر جنرل کے آفس میں دیکھ لیں۔ We will

not tolerate such thing any more and we will take action against

them in the Privilege Committee, if in future they give such type of

(تالیاں) reply as simple as that.

وزیر صحت: جناب سپیکر! ہمیں آپ سے اتفاق ہے اور اورنگزیب صاحب کی بات سے بھی اتفاق کرتے ہیں، چونکہ اس میں Copies زیادہ آتی ہیں تو جو کوئسچن کرنے والا ہے، اس کو Provide کر دیں گے۔

Mr. Speaker: As pointed out by Aurang Zeb khan or by Akram Khan Durrani, that the Question should be referred to the Committee, I think you don't have any objection on that.

Minister for Health: Sir, I don't have any objection.

Mr. Speaker: So from here I direct that the whole record should be produced before the Committee.

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): یو عرض م کوو جی۔ ستاسو حکم بالکل ٹھیک دے خو د 1987 نه تر 1998 پورے پوُلس کاله شو او د پوُلسو کالو دے د هرے میاشتے___ کاغذونه چه کوم ضائع کیږی نو هغه هم خمونږ د دے اسمبلئ د ممبرانو ضائع کیږی، نو که داسے سوال لږ مختصر وی او د مطلب خبره چه څه کول غواړی سړے، هغه پکښې وی، خما صرف مطلب دا دے چه غیر ضروری___ خکه چه دوی یو طرف ته دا زور لګوی چه غیر ضروری اخراجات دِ نه کیږی، د حکومت پکښې هیڅ نقصان نشته دے-----

جناب سپیکر: دا بعضے بعضے څیزونه داسے راشی نو مونږه ئے پخپله نه ایډمټ کوو خو چه کوم یو سوال ایډمټ شی او دوی ته نوټس ورشی نو بیا They are bound to comply with those orders.

وزیر جنگلات: ٹھیک ده جی۔

جناب سپیکر: ډیر داسے راځی چه هغه مونږه پخپله وایو چه دا ډیر Lengthy

دے، د دے تفصیل نہ شی کیدے او هغه مونږه پخپله په چیمبر کښ Kill کوؤ۔

وزیر جنگلات: بس جی، ستاسو په نوټس کښ ما دا راوستل غوښتل چه ډیر غیر ضروری اخراجات او وخت ضائع کول -----

جناب سپیکر: خو Otherwise چه دے -----

وزیر جنگلات: ځکه چه د هغه محکمے والا هم ټول وخت ضائع کیږی -----

جناب سپیکر: اوس لکه آنریبل -----

وزیر جنگلات: نو چه ضروری سوال کوی جی۔ مطلب م صرف دا دے چه ضروری سوال وی نو -----

جناب سپیکر: هسے فتح محمد خان، لکه چه څنګه آنریبل ممبر Repeatedly دا Insist کوی چه یو دوائی هم نه سپلائی کیږی۔ چه دوائی نه سپلائی کیږی نو په کاغذونو کښ خو به دوی هر څه لیکلی وی۔ دا خو به شے دے لکه څنګه چه دوی Request اوکړو چه کمیټۍ ته د لاړ شی او منسټر ته پرے هم څه اعتراض نشته، هلته به دا پته اولګی۔ ممبر صاحب به هغه ټول ثبوت پیش کړی۔ هلته کښ آخر چه څوک ناست دی نو هغه به هم څه لکهت پړهت کوی، هغه به هم وی، رجسټر به وی، رسید به وی چه دا شے رارسیدلے دے او خلقو ته ورکړے شوے دے، نو هله به پته لګی۔

Is it the desire of the House that Question No. 610, asked by Hon'able Member, Muhammad Zahir Shah Khan, may be referred to the Standing Committee on Health. Those who are in favour of it, may say 'Yes' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Standing Committee on Health. Next, Hon'able Haji Muhammad Adeel, MPA, to please ask his Question No. 644. Hon'able Haji Muhammad Adeel!

* 644 - حاجی محمد عدیل، آیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔۔۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ مس شہناز زرین، ایل ایچ وی، جسے پی ایچ ایس نشتر آباد، پشاور سے تبدیل کیا گیا تھا، کو دو ماہ کے دوران دوبارہ کہیں اور تبدیل کر دیا گیا ہے،

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو ایسا کیوں کیا گیا تھا، وجوہات بتائی جائیں؟

جناب وجیہہ الزمان (وزیر صحت)، (ا) جی ہاں۔

(ب) مس نگہت، ایل ایچ وی نے آغا خان ہسپتال سے ایک سال اعلیٰ ٹریننگ حاصل کی تو اس کی اعلیٰ ٹریننگ کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے پی ایچ ایس نشتر آباد، پشاور میں مس شہناز زرین کی جگہ تعینات کیا گیا اور شہناز کو بی ایچ یو پشتخرہ میں تعینات کیا گیا۔ نیز بعد میں مس شہناز زرین کو بھی پی ایچ ایس نشتر آباد میں دوسری خالی آسامی پر تعینات کر دیا گیا۔

Mr. Speaker: Hon'able Najmuddin Khan, MPA, to please ask his Question No. 671.

* 671 - جناب نجم الدین، کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔۔۔

(ا) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، دیر بالا، میں ڈاکٹروں کی کُل کتنی آسامیاں موجود ہیں،

(ب) موجودہ آسامیوں میں سے کتنی آسامیوں پر ڈاکٹر تعینات ہیں،

(ج) خالی آسامیوں پر کب ڈاکٹر تعینات کئے جائیں گے؟

جناب وجیہہ الزمان (وزیرصحت): (ا) معزز محرک نے یہی مسئلہ اپنے سوال نمبر 468 میں بھی اُٹھایا ہے۔ تحصیل ہیڈ کواٹر ہسپتال دیر میں کل بائیس آسامیاں ہیں۔

(ب) تاحال ان بائیس آسامیوں میں سے صرف سات آسامیوں پر ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔

(ج) محکمہ صحت نے ان آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے تبادلوں کے احکامات وقتاً فوقتاً جاری کئے ہیں مگر بعض ڈاکٹروں نے ان تبادلوں کی منسوخی کیلئے مختلف ذرائع استعمال کئے ہیں مگر اب محکمہ صحت نے ان تمام ڈاکٹروں کو، جن کے تبادلے ہوچکے ہیں، ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ فوری طور پر نئی تعیناتی کی جگہ چارج لیں تاکہ عوام کو تکلیف نہ ہو۔ چارج لینے میں پس و پیش کرنے والوں کے خلاف ضابطہ کے تحت کارروائی کی جائے گی اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ہسپتال میں ضروری عملہ اور ڈاکٹر ڈیوٹی کے اوقات میں ہر صورت میں موجود ہوں۔

وزیر مال: دا شوے دے۔

جناب نجم الدین: دا شوے دے خو د هغے سوال نمبر جدا وو او دا 671 نمبر سوال دے۔ زه د منسٹر صاحب نه دا درخواست کومه چه دا ډاکټران به دوی تر کوم تاریخ پورے مکمل هلته اولګوی؟ د دے خبرے جواب د راکړی۔ دا کوم پوسټونه چه خالی دی، دا به تر کوم تاریخ پورے دے Fill up کړی؟

جناب سپیکر: دوی وائی چه انټرویوز شوی دی، بس زر تر زره به نے اوکړو۔ هغه نے خو جواب درکړو۔

جناب نجم الدین: انټرویو، خو په دے کښې د ګریډ اتهاره پوسټونه دی جی، سپیشلسټ دی، د ګریډ اتهاره پوسټونه پکښې خالی دی۔

وزیر صحت: رمضان کے فوراً بعد انشاء اللہ ----

جناب نجم الدین: د هغے نه مخکښې نه شی کیدے جی؟ (قہقہے)

Mr : Speaker: Hon'able Najmuddin Khan, MPA, to please ask his Question No. 674.

* 674 - جناب نجم الدین: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔۔۔

(ا) ضلع دیر بالا میں کتنے بنیادی صحت مراکز اور دیہی مراکز موجود ہیں؛

(ب) مذکورہ تمام مراکز میں متعین عملہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وجیہہ الزمان (وزیرصحت): (ا) ضلع دیر بالا میں کل پینتیس بنیادی صحت مراکز اور دو دیہی مراکز صحت موجود ہیں۔

(ب) مذکورہ مراکز میں تاحال موجود اور خالی آسامیوں کی تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

جناب نجم الدین: تاسو که دا لسټ اوګورئ نو په هغے کښې هم د ډاکټرانو۔۔۔ دا شاته نے چه لیکلی دی، ټول بی ایچ یوزدی، سټاف پکښې شته دے خو چه د یو سړی افسر نه وی نو هلته هغه بی ایچ یو به څه کار اوکړی؟ ټول پوسټونه پکښې خالی دی۔ خما دا هم درخواست دے چه په دے کښې منسټر صاحب به دا پوسټونه کله پورے ډک کړی؟ او جی دوی لیکلی دی چه په دیر بالا کښې دوه آر ایچ سی دی، یو په واړی کښې دے او یو په براول کښې دے، زه وایمه چه درے دی۔ د آر ایچ سی، پتهرال څه پوزیشن دے، هغه د کله نه Complete شوے دے او تر اوسه پورے د هغے عمله هغے ته ولے نه ده ملاو شوے؟ آر ایچ سی پتهرال جی، دا غلط جواب دوی ورکړے دے، دا درے دی۔

جناب سپیکر: جی، وہ فرما رہے ہیں کہ تیسرا آر ایچ سی بھی موجود ہے، جواب غلط دیا گیا ہے اور باقی جو سٹاف ہے، وہ کب تک مہیا کیا جائے گا؟

وزیر صحت: سر! میں معلومات کرکے ان کو مطمئن کر دونگا۔

جناب نجم الدین: بیا نے جی سٹینڈنگ کمیٹئ ته اولیږئ۔ نه، نو دا معلومات چه کوی ـــ زه منسټر صاحب ته درخواست کومه، ما ونیل چه زه به منسټر صاحب سره ملاؤ شم، هغه بله ورځ ورله بنچ ته ورغلم، درخواست م ورته د دے متعلق اوکړو چه ته افسران راوغواړه، ما سره نے یو پینځه منټه ډسکشن اوکړو۔ د دے به مو ډسکشن کړے وو جی یو حل به نے راوتے وو۔ دومره خو د اوکړی چه بیا د راله ټائم مقرر کړی چه په هغے کښ به دا ډی ایچ او او ډائریکټر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں کہ ان کو ٹائم دے دیں۔

وزیر صحت: سر! انہوں نے بات کی تھی اور میں نے حامی بھی بھری تھی لیکن میں خود پچھلے دو دن سے ٹھیک نہیں تھا۔ میں انشاء اللہ پہلی فرصت میں ان کیساتھ بیٹھ جاؤں گا۔

جناب نجم الدین: هسے جی منسټر صاحب ښه سړے دے۔ د دوی نه بل ښه سړے نشته دے۔

Mr. Speaker: Hon'able Haji Bahadar Khan ,MPA, to please ask his Question No. 711. Haji Bahadar Khan!

* 711 - حاجی بہادر خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ جندول سب ڈویژن میں کئی بنیادی صحت مراکز اور ڈسپنریاں موجود ہیں؛

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو ان کی تعداد بتائی جائے۔ نیز مذکورہ بنیادی صحت مراکز اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز، ڈسپنسرز اور ایل ایچ وی وغیرہ اگر موجودہ ہیں، تو ان کی

الگ تفصیل بتائی جائے؟

جناب وجیہہ الزمان (وزیرصحت): (ا) جی ہاں۔

(ب) بنیادی صحت مراکز کی تعداد آٹھ ہے' ایک سول ڈسپنسری اور دو سب ہیلتھ سنٹرز ہیں۔ فی الحال دو بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جبکہ اکثر بی ایچ یوز میں ایل ایچ وی کی آسامیوں پر ڈسپنسرز کام کر رہے ہیں۔ ان بی ایچ یوز میں پہلے کنٹریکٹ ڈاکٹرز تعینات تھے لیکن ان ڈاکٹروں کی Contract Renewal کے بعد اکثر ڈاکٹر اپنے پیدائشی اضلاع میں تعینات کر دیئے گئے۔ جندول سب ڈویژن میں سکونتی ایل ایچ وی کی تعداد بہت کم ہے اور دوسرے علاقوں/ اضلاع کے ایل ایچ وی اپنی تعیناتی کے احکامات سیاسی اثر و رسوخ استعمال کرکے منسوخ کرالیتے ہیں' اسی وجہ سے ان پوسٹوں پر ڈسپنسرز کام کر رہے ہیں جو کہ نہایت تجربہ کار ہیں اور عوام کی خدمت احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ کسی بھی مرکز صحت میں عملے کی کمی نہ ہو تاہم اس سلسلے میں عرض ہے کہ اگر تعیناتی اور تبادلے کے سلسلے میں سیاسی مداخلت نہ ہو تو محکمہ صحت اکثر خالی آسامیوں کو پُر کرسکتا ہے۔

حاجی بہادر خان: شکریه سپیکر! خما د سوال نے خو ټول غلط جواب راکړے دے سر۔ زه خو منسټر صاحب ته درخواست کومه چه دا د کمیټۍ ته اولیږی چه د دے پته اولګی۔ ما وړکړے دے سر' ثمر باغ سول ہسپتال' آر ایچ سی منڈه اور خصوصاً جندول سب ڈویژن کی تمام ڈی ایچ اوز میں مکمل کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں' دوی خو پکښ هغه هیڅ هم نه دی کړی سر' دا خو هسے زیاتے دے۔ نیز تمام خالی آسامیوں سمیت سٹاف کی لسٹ بھی تفصیل فراہم کریں' او په دے کښ دا خو هیڅ هم نشته دے۔ سر' دا تاسو لږ اوګورئ' دا نے خو بل څه لیکلی دی۔ دا د کمیټۍ ته حواله کړی سر۔ خونړه ټولے بی ایچ یوز هم خالی دی' یو ډاکټر

پکښې نشته دے، نه پکښې ډسپنسر شته دے، نه پکښې ایل ایچ وی شته دے، ټول هسے، صرف چوکیدار پکښې شته هغه هم سمه ډیوټی نه کوی، نو چۀ د دے خو څه پته اولګی۔ لیډی ډاکټر په ثمرباغ سول هسپتال کښې ډګوکالو راسے نشته دے۔ په سول هسپتال کښې دوه کاله اوشو چه ډاکټره نشته دے۔ چه تپوس ترینه اوکړئ چه ولے؟ وائی چه دا خوک نه پریږدی، سیاسی اثر و رسوخ استعمالوی۔ دا څنګه اثر و رسوخ دے؟ هم دا خلق دی، دلته ناست دی، دا به ولے اثر و رسوخ استعمالوی او هلته به هسپتال خوشے پریږدی؟ دغه شان پکښې که ډاکټران دی، د ماشومانو سپیشلسټ دے، هغه پکښې نشته دے، میډیکل سپیشلسټ پکښې نشته دے په سول هسپتال کښې، په آر ایچ سی مونډه کښې هم دغه شان حال دے۔ بی ایچ یو ئے آټه ورکړی دی، په دے کښې یو هم ډاکټر نشته دے، ایل ایچ وی پکښې نشته، ډسپنسر پکښې نشته دے، آخر دا به څه کیږی؟ کمیټئ ته د حواله کړی، منسټر صاحب ته ستاسو په وساطت درخواست کومه چه د دے پته اولګی چه د دے څه حل خو راوخی کنه۔ دا خو د دے د پاره نه دی جوړ شوی چه ګنی دا به هم داسے پرتے وی او خلق به هلته خمونږه نه مطالبے کوی او دوی به مونږ ته دا کاغذونه ډکوی۔ او هم دا جوابونه دی او دا به کیږی۔ څه حل خو ئے پکار دے۔ خمونږه دے ځائے کښې د ناستی څه مقصد خو شته کنه، نو ستاسو په وساطت درخواست کومه۔۔۔

<u>Mr . Speaker:</u> Gentlemen! a Chinese delegation from our neighbouring country is here. Please give them a big hand.

(Applause)

<u>Arbab Muhammad Ayub Jan</u>: Mr. Speaker Sir, a delegation from

China has come to see our Assembly proceedings, I, on behalf of Mr. Speaker and all the Members of Honourable House, welcome them. Thank you, Sir. (Applause)

Mr. Yusaf Ayub Khan (Minister for Local Government): Thank you very much. I wanted to do that, but since he was asking a question. This delegation has been invited by the Government of NWFP. They are from city of Aroomchie, which happens to be the Sister City of Peshawar and on behalf of all the House, I welcome them over here. (Applause)

جناب سپیکر، آنریبل منسٹر، پلیز۔ میرے خیال میں You don't have any objection if it is referred to the Standing Committee, کیونکہ اب جواب کچھ ہے اور سوال کچھ اور۔

Minister for Health: I don't have any objection but I would like to clear one thing.

جناب سپیکر: ہاں۔

وزیر صحت: انہوں نے بھی کہا کہ سیاسی اثر و رسوخ، تو میں سمجھتا ہوں اس Fact کو Deny نہیں کیا جا سکتا کہ سیاسی اثر و رسوخ اس میں نہیں ہے، ہر دم ہے اور ہمارے پاس اس کے Proofs موجود ہیں، لیٹرز ہمارے پاس موجود ہیں جن میں اکثر جگہوں پر سیاسی اثر و رسوخ کی وجہ سے Transfers, postings وغیرہ Cancel ہوتی ہیں۔ باقی انہوں نے جو گزارش کی کہ ان کے دو بی ایچ یوز میں ڈاکٹر کام کر رہے ہیں اور باقی جہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں، وہاں پر ڈسپنسرز کام کر رہے ہیں تو جہاں پر ایل ایچ وی نہیں ہیں،

وہاں پر ڈسپنسرز کام کر رہے ہیں اور کچھ ڈاکٹر جو نہیں ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ Contract پر بھرتی کئے گئے تھے اور جیسے Contract ان کا ختم ہوا ہے' ان کو اپنے پیدائشی اضلاع میں بھیج دیا گیا ہے اور انشاء اللہ Coming slab schemes میں ہم ان کو ڈاکٹر بھی Provide کر دیں گے اور کوشش کریں گے کہ ان کو لوکل اینچ۔ویز بھی وہاں پر Provide ہو جائیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>، بس بہادر خان، هغه وانی چه ما ته Objection نشته، نو

Is it the desire of the House that Question No. 711, asked by Haji Bahadar Khan, MPA, may be referred to the Standing Committee on Health. Those who are in favour of it, may say 'Yes' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The question is referred to the Standing Committee on Health. Hon'able

<u>جناب بہادر خان</u>: شکریہ، سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker</u>: Hon'able Haji Bahadur Khan, MPA, to please ask his Question No. 713. Hon'able Haji Bahadur Khan, MPA, Please.

* 713 - <u>حاجی بہادر خان</u>: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ دیہی صحت مرکز منڈہ، ضلع دیر کے او۔پی۔ڈی میں مریضوں کی تعداد سول ہسپتال دیر کے او۔پی۔ڈی سے زیادہ ہے؛

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت دیہی صحت مرکز کو سول ہسپتال کا درجہ

دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب وجیہہ الزمان (وزیرصحت): (ا) جی نہیں، منڈہ دیہی مرکز صحت میں سال 1997 میں او۔پی۔ڈی میں مریضوں کی تعداد صرف 12000 تھی جبکہ سول ہسپتال دیر میں اس دوران مریضوں کی تعداد 36565 تھی اور یہی فرق 1998 کے پہلے پانچ مہینوں میں بھی رہا یعنی منڈہ میں جنوری تا مئی 1998، او۔پی۔ڈی میں مریضوں کی تعداد 7311 جبکہ سول ہسپتال دیر کی تعداد اسی دوران 16264 رہی۔

(ب) مندرجہ بالا اعداد و شمار سے صاف ظاہر ہے کہ جواب اثبات میں نہیں۔ مزید برآں صوبے کے معاشی حالات کے پیش نظر سول ہسپتال بنانے کا نظریہ عملاً منقطع ہوچکا ہے تاہم محکمہ صحت، دیہی مرکز صحت منڈہ میں مہیا طبی سہولیات کو بہتر بنانے کا جائزہ لے گی۔ علاوہ ازیں مذکورہ دیہی مرکز صحت میں بستروں کی تعداد بڑھانے پر بھی غور کیا جائے گا بشرطیکہ اس کیلئے ضروری مالی وسائل دستیاب ہوں۔

جناب سپیکر: یو Request تاسو ته اوکړمه جی -----

حاجی بہادر خان: سر، دا آر۔ایچ۔سی جی -----

جناب سپیکر: داسے ډیره ضروری، اهمه خبره چه وی چه په هغے کښې څه څیز وی، نو هغه کمیټۍ ته لیږۍ خو که دا دومره ډیر څیزونه کمیټۍ ته لاړ شی نو سټینډنګ کمیټی هم آخر تاسو ته پته ده، څو کسان وی، دا دومره څیزونه به هغه __ مقصد به ئے نه پوره کیږی، ورسره ورسره چه فیصله کیږی نو هغه به ښه وی۔ کوشش دا کوئ چه منسټر صاحب سره پخپله یا خبره اوکړئ نو هغه به بهتره وی۔ جی!

وزیر جنگلات: تاسو دے خبرے پورے م خبره کوله جی یا چه دلته کښې دا Questions' Hour ختم شی، چه څه Questions وی نو ټول د بیا سټینډنګ

کمیټئ ته خئ ځکه چه د دے ځائے خو فائده ــــ دے دوانړو کښ یو دغه پکار دے چه هر یو سړے دا غواړی او ځما په خیال خو دا منسټران هم او ځمونږه اکثر کسان دا ګله کوی او ځما په خیال که د دے ضرورت نه وی او که داسے څه آئینی دغه ورله کیدے شی دا به هم ښه طریقه وی۔ دا دوه خبرے م کولے۔

جناب محمد اورنگزیب خان: محترم سپیکر صاحب! وزیر صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ جواب یا سوال آنے سے پہلے کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔ میرے خیال میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ زیادہ سوال میرے ہی ہوتے ہیں جی۔ کمیٹیوں کو Direct چلے جایا کریں۔ پھر کمیٹیوں کی افادیت بھی ہوگی' کام بھی ہوگا اور وہاں پر کام نکلتا ہے جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کمیٹیوں کی افادیت کمیٹی خود کر سکتی ہے The Chairman has got the powers کمیٹی Suo moto لے سکتی ہے۔ If you have the powers باقی آپ (The members of the committee) ' Requisition کر سکتے ہیں' جس طرح آپ اسمبلی کو Requisition کر سکتے ہیں' ویسے ہی آپ اسی Procedure کے تحت کر سکتے ہیں' The difference is that of the days. جی' بہادر خان۔

حاجی بہادر خان: سر! د دے تاسو خبره اوکړه، مونږه خان له هم دومره اوزګار نه یو چه دلته به کمیټو له راځو' خو زمونږه بله څه ذریعه نشته دے۔ خدائے شته چه منسټر صاحب یا سیکرټری صاحب له یا چا له بار بار دفتر ته ورځو' هیڅ د مسئلے حل نه را اوځی۔ نو په دے وجه باندے مونږه ستاسو په وساطت درخواست اوکړو' دغه سټینډنګ کمیټی یوه ذریعه ده که د هغے نه څه جوړ شو' چه جوړ شی۔ سر! ځما مقصد دا وو چه دے مونډه کښ آر-ایچ-سی دے په دے کښ د ډیر هسپتال نه د OPD تعداد زیات وی نو ما وئیل چه پروموشن

ورله ورکړی، نو آیا د هغې اراده شته دے چه نے اوکړی؟ خکه چه باره هزار OPD بنانی چه په دے کښې کیږی او آر-ایچ-سی دے او خلقو ته تکلیف دے، چه هغې د دغه د Promotion اراده شته که نه؟

جناب سپیکر، وہ Up-gradation کا فرما رہے ہیں کہ Up-gradation کا گورنمنٹ کا کوئی Intention ہے یا نہیں؟

وزیرصحت، اس ضمن میں سر، گزارش یہ ہے کہ جس طرح یہ فرما رہے ہیں کہ او پی ڈی منڈہ میں زیادہ ہے تو ایسا نہیں ہے۔ میرے خیال میں آنریبل ممبر کی جو اطلاع ہے، وہ Correct نہیں ہے۔ ہماری اطلاع کے مطابق جو Main Hospital ہے، اس میں 36565 او پی ڈیز ہیں جبکہ ان کے والے میں صرف 12000 ہیں تو بہت Difference ہے۔ جہاں تک انہوں نے Up-grading کی بات کی ہے تو جو Present scenario ہے، اس میں Finanical constraints کی وجہ سے ہم کوئی Hospital upgrade نہیں کر رہے بلکہ جو Existing hospitals ہیں، ان کو Improve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! یو ډیر ښه تجویز د حکومت د طرف نه راغلے دے چه دا ټول سوالونه چه کوم دی، چه د سوالونو وقفه ختمه شی، دے حکومت تجویز کړے دے چه دا دِ Standing Committee ته ځی، نو خما خیال دے چه په دے خبرو هم څه اختلاف نشته دے چه سوالونه لاړ شی۔ نو که تاسو د دے هاؤس نه پوښته اوکړئ، دا د دوی ډیر ښه تجویز دے که دا کیږی -----

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، جناب سپیکر صاحب! جس سے Mover satified ہو جاتا ہے -----

وزیر جنگلات: تجویز نه دے جی، ما دا دوه خبرے کړے وے چه دا هاؤس دِ Decide کړی- یوه خبره تاسو کړے وه، ما ورسره دویمه ملګرے کړه، چه دا دواړه کیدے شی ----

جناب سپیکر، نه، هغه د فتح محمد خان مقصد دا نه وو- د هغوی مقصد صرف دا وو چه یا خو د دے هاؤس څه افادیت نشته چه تاسو هر یو څیز، نو دے کښ Direct, those were just cursory remerks. Honourable Aftikharuddin Sahib, MPA, to please ask his Question No. 765.

* 765 - جناب افتخار الدین: کیا وزیرصحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ــــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں ۔ بمقام ڈولئی بانڈہ بی ایچ یو کافی عرصہ سے مکمل ہے۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں یہی ایک بی ایچ یو ہے جس میں بجلی فیٹنگ نہیں ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ بی ایچ یو کو بجلی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب وجیہہ الزمان(وزیرصحت): (ا) جی ہاں۔

(ب) بی ایچ یو ہذا میں بجلی نہیں ہے تاہم بجلی کی عدم موجودگی سے مریضوں کو کوئی دشواری کا سامنا نہیں، بی ایچ یو کا عملہ مریضوں کو ہرممکن طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ج) محکمہ صحت ہرممکن کوشش کر رہا ہے کہ بی ایچ یو ہذا کو بجلی فراہم کرے مگر مالی دشواریوں کی وجہ سے فی الحال ممکن نہیں۔ جونہی مالی وسائل بہتر ہو جائیں گے، بی ایچ یو کو بجلی فراہم کرنے میں فوقیت دی جائے گی۔

جناب افتخار الدین، جناب سپیکر صاحب! د دے سوال، جواب خو داسے څه

عجیبه غونډے دے ولے چه ما پوښتنه د بجلئ کړے ده او دوئ راته جواب راکوی چه طبی سهولتونه ورکښ مهیا کیږی۔ خو زه دے ته حیران یمه جی، چه زه به نوره څه گله کومه، صرف خان نه گله راغله چه دا سوال دِ راستولے ولے دے؟ ولے چه همیشه کوم بلډنگ د گورنمنټ جوړیږی، نو د هغه Estimated cost څومره وی نو هغه Totally هر څه پکښ راشی۔ دوی په تیره، چوده لاکھ کښ بی ایچ یو جوړه کړے ده۔ زه د بجلئ پوښتنه کوم، دوئ د طبی سهولت جواب راکوی۔ زه صرف ستاسو په وساطت د منسٹر صاحب نه دا پوښتنه کول غوارم چه دا دِ دوئ ما ته اوښائی چه Estimated cost کښ دوئ د بجلئ پیسے ورکړی دی او که نه دی ورکړی؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر، پلیز۔

وزیر صحت: اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو طبی سہولیات کے حصول میں دشواری آ رہی ہے تو اس میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے طبی سہولیات میں ایسی کوئی دشواری نہیں ہے البتہ بجلی وہاں پر اسلئے نہیں ہے کہ جب یہ بی ایچ یو بن رہا تھا تو اس وقت گاؤں میں بجلی نہیں تھی۔ اب گاؤں میں بجلی آ چکی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جیسے ہی فنڈز منظور ہوں اور کوئی گنجائش نکلے تو ہم ان کو بجلی Provide کریں۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ جس وقت اس کیلئے پی۔سی۔ون وغیرہ تیار ہو رہا تھا تو اس وقت اس میں بجلی کی Provision تھی کہ نہیں تھی؟ ان کا سوال یہ ہے۔ اگر تھی تو Then the payment must have been made.

وزیر صحت: سر! اس وقت گاؤں میں بجلی نہیں تھی جہاں پر بی ایچ یو بنا تھا۔ اب بجلی آ چکی ہے، اب انشاء اللہ پہلی فرصت میں ہم -----

میاں گل اسفندیار امیرزیب (وزیر تعلیم)؛ د دے لږ زه وضاحت اوکړم جی۔ د دے سکولونو سره هم دا مسئله ده جی -----

جناب فرید خان طوفان؛ نه، مسئله دا ده چه آیا منسټر جواب نه شی ورکولے چه دوی نے ورکوی؟ فیصله ډِ دا اوشی چه کوم منسټر متعلقه دے؟ دے ولے ولاړ دے؟

جناب سپیکر؛ پلیز، پلیز۔

جناب فرید خان طوفان؛ دے په څه اودریدو؟

جناب سپیکر؛ د هغه Supplementary question دے۔ (قہقہے)

جناب فرید خان طوفان؛ جناب سپیکر صاحب! زما سوال دے چه آیا کوم متعلقه منسټر دے د هیلته، هغه چه جواب ورکړو، د هغه نه پس چه دے وضاحت کوی نو آیا هغه ناکام دے، نه پوهیږی، دے پوهیږی؟ یا دے ولے د کومے قاعدے دلاندے -----

جناب سپیکر؛ په دے کښې یو څیز دے -----

جناب فرید خان طوفان؛ دے به کینی جی -----

جناب اکرم خان درانی؛ جناب سپیکر صاحب! هغه منسټر صاحب لږ په بجلی باندے ښه پوهیږی -----

جناب سپیکر، تاسو تشریف کیدئ جی، تاسو تشریف کیدئ جی، زه جواب درکوم -----

جناب اکرم خان درانی؛ او -----

جناب سپیکر؛ بعضے وخت دا دے چه د هاؤس د Assistance د پاره ---

وزیر بلدیات، کوئسچن کرنے والا وہ صحیح طرح سے سمجھا نہیں سکا، جو فرید خان سمجھا رہے ہیں ہمیں۔ (قہقہے)

جناب فرید خان طوفان: میرا سوال یہ ہے یوسف ایوب صاحب کہ وہ منسٹر پڑھا لکھا آدمی ہے، اپنی منسٹری کو بھی جانتا ہے اور یہ قابل ترین شخص (وزیر قانون) جو کھڑا ہے، یہ دوسری منسٹری میں کیوں مداخلت کر رہا ہے؟ -----

جناب افتخار الدین: جناب سپیکر صاحب! -----

علی افضل خان جدون (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! -----

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب! ایک گزارش ہے۔ میں پوچھنا چاہونگا، سر -----

جناب فرید خان طوفان: یا منسٹر کہہ دیں کہ میں جواب نہیں دے سکتا، یہ دے دیں----

جناب سپیکر: منسٹر نے جواب دے دیا۔ ته خو کینه کنه۔

جناب فرید خان طوفان: یہ کیوں کھڑے ہیں؟ (قہقہے)

جناب سپیکر، ایک منٹ، جی۔ Please take your seat, ایک منٹ جی Please take your seat. جس طرح عدالتیں Amicus curiae کے ذریعے سے کہ وکیل ایک ہوتا ہے اور ایڈوکیٹ جنرل دوسرا ہوتا ہے تاہم عدالت اگر چاہے تو کسی سے بھی کہہ سکتی ہے۔ So, I ask him to please give ------

جناب فرید خان طوفان: تاسو پرے مہربان یئ نو ٹھیک دہ۔ (قہقہے)

وزیر قانون، جناب سپیکر! I am on a point of order. جناب سپیکر! میں ایک گزارش کروں گا، اکثر یہ واقعات آتے رہیں گے، پھر لوگ آپ کو مزید تکالیف سے دوچار کریں گے اور آپ کی بڑی مہربانی کہ ان کو اجازت دی ہے۔ جناب والا! یہ کہاں منع ہے کہ دوسرا وزیر جواب نہیں دے سکتا؛ وزیر متعلقہ کا کہیں اور کام تھا۔ یہ بھی کیبنٹ کے

ممبر ہیں ' Joint and several responsiblity اور یہ بھی ان کو جواب دے سکتے ہیں بلکہ جب کوئی کوئسچن کرنے والا نہیں آتا تو وہ اپنا سوال کسی اور کو دیتا ہے تو اس کو بھی جواب دیا جاتا ہے۔ اس میں میرے خیال میں فرید خان صاحب کیلئے زیادہ سہولت ہوگی کہ اگر ایک کی بجائے دو آدمی ان کو جواب دیں گے یا تین دیں گے اور ان کو مزید موقع ملے گا کہ ان کی وہ Liability fix کریں۔

جناب سپیکر: آپ کو تو انہوں نے جواب دے دیا۔ اگر آپ کھڑے ہوتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اعتراض اس پر ہے اس کو میرے ـــ (قہقہے) جی' ہمایون خان!

جناب ہمایون سیف اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! میرے حلقے میں بھی ایسا ہی ایک بی ایچ یو ہے جو سال 1985 میں بنا ہے اور اب بھی اس میں بجلی نہیں ہے اور جناب' اس گاؤں میں بجلی ہے۔ اس وقت وہ سینیٹ کے فنڈ سے بنا تھا مگر سینیٹ فنڈ میں پیسے کم تھے اسلئے اس وقت وہ رہ گیا تو منسٹر صاحب سے میری Request ہوگی کہ وہ سارے صوبے میں دیکھیں کہ کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سنٹرز ہیں جن میں بجلی نہیں ہے اور ان کیلئے ایک سپیشل پروگرام بنائیں' چاہے ایک ہے' پانچ' دس' بیس' جتنے رہ گئے ہیں' تاکہ ان سب کا حل نکل آئے' مہربانی ہوگی۔

Minister for Health: Agreed, Sir.

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب! اس سلسلے میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں تھوڑا سا کہ یہ بی ایچ یو کی جو Basic policy ہے ' .This is not very successful یہ میرا خیال ہے۔ میں اپنے حلقے کے حوالے سے بات کروں گا اور یہ تقریباً سب میں ہے۔ جب 1980 میں بی ایچ یوز کا سلسلہ چل رہا تھا تو اس Aspect کو مدنظر رکھ کر اسے گاؤں میں دی ہے کہ شاید بی ایچ یو بننے کی وجہ سے اس گاؤں میں بجلی بھی آ جائے جو اس میں نہیں آسکی اور اس کی وجہ سے یہ پرابلمز ہو رہے ہیں جی۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر صاحب! ما خو تاسو ته اشاره اوکړه او تاسو چه څنګه وضاحت اوکړو، تاسو ما له اجازت راکړو، یو خو Unfortunately فرید خان -----

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! تاسو اجازت ورله کله ورکړے دے؟ (قہقہے)

وزیر تعلیم، بالکل ورکړے دے جی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر، دا لږ تعلقات سم کړه کنه، څه ------ (قہقہے)

وزیر تعلیم، زه لږ وضاحت کومه جی ----- (قہقہے)

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر! په دے تعلقاتو سمولو کښې ډیر مشکلات دی --- (قہقہے)

وزیر تعلیم، زه لږ وضاحت کومه د دے خبرے جی -----

جناب محمد اورنگزیب خان، جناب سپیکر صاحب! میں اسلئے کھڑا ہوا تھا کہ میں ایک شعر سناؤں آپ کو

محبتوں میں عجب ہے دلوں کو دھڑکا سا
نہ جانے کون کہاں راستہ بدل جائے
(قہقہے)

وزیر تعلیم، دا جی When you take oath of office as a Minister, چه کوم فرید طوفان صاحب هم کیدے شی، یو دوه پیرے اغستے وی او څلور کاله وزیر پاتے شوے دے خو بدقسمتئ سره کتاب نے نه دے کھلاو کړے او نه نے دا Rules of Business چرته و نیلی دی - You take oath of an office as a collective responsiblity and you are answerable as a Government.

چه یو وزیر د بلے محکمے متعلق هم خبره کوی نو It is a collective responsiblity which unfortunately he does not know. نو دا خو ډیره د بد قسمتئ خبره ده۔ ما صرف ----

جناب سپیکر: زه وایم تعلقات ښه کړئ، ته ئے نور خرابوے زوروره۔ (قہقہے)

وزیر تعلیم: نه، نه جی، ما صرف دا وضاحت کوو جی۔ کوم خانے پورے د Electrification کار دے که دا بی ایچ یو وی یا سکولز وی، دا یوه خبره ده۔

جناب فرید خان طوفان: پوائنټ آف آرډر۔ جناب سپیکر صاحب! روایت دا دے، د انسانی عزت نفس څه مسئله هم ده چه کوم وزیر ناست وی او د هغوی په موجودګئ کښې په هاؤس کښې بل وزیر اخلاقاً نه اوچیتړی د هغوی د ډیپارټمنټ متعلق۔ دا ډیره* ++ وی۔ یو وزیر ناست وی او بل د پاسی۔(قہقہے)

Mr. Speaker: Those word are expunged------

وزیر تعلیم: کوم خانے پورے چه د اخلاقو تعلق دے جی، هغه فرید طوفان ټولو کښې بهترین سړے دے چه اخلاقو باندے لیکچر ورکړی (قہقہے) او د هغه اخلاق چه دی، د هغه نه خپل پارټئ والا ډیر زیات متاثره دی، مونږه ترے هم ډیر زیات متاثره یو (قہقہے) زه صرف د هغے (قہقہے) ----

جناب فرید خان طوفان: زه دوی نه ډیر زیات متاثره یمه۔ (قہقہے)

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! کوم خانے پورے چه د سکولونو تعلق دے، دا Electrification یو Fixed proforma شانتے وی چه آبادی به کیږی او په هغے کښې به بیا Electrification وی، نو خونږ سکولونو کښې هم دا ډیره لویه مسئله ده چه یو خانے کښې د Electrification provision شته خو هغه کلی ته

* ++ بحکم سپیکر صاحب حذف کیا گیا

د سرہ بجلی نہ دہ تلے، نو دا یوہ Lacuna دہ۔ دا صرف معمولی خبرہ دہ چہ د کومے اھمیت اوس ختم شوے دے خو----

جناب والٹر مسیح: سپیکر صاحب! -----

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for tea break and we will reassemble after half an hour. Thank you.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کیلئے ادھے گھنٹے کیلئے ملتوی ہوگئی۔)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب سید رحیم خان، ایم پی اے، نے 9 دسمبر تا اختتام سیشن، جناب سلیم سیف اللہ خان صاحب، ایم پی اے، نے 9 دسمبر 1998 کیلئے اور ملک سرنگ زیب خان، ایم پی اے، نے 9 دسمبر 1998 تا 12 دسمبر 1998 تو Is it the desire of the House that leave may be ----- granted

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! مونږہ پوھہ نہ شو چہ څوک څوک وو؟

جناب سپیکر: جناب سید رحیم خان، جناب سلیم سیف اللہ خان اور جناب ملک سرنگ زیب خان، اراکین اسمبلی - Is it the desire of the House that leave may be granted to the Honourable members?

(تحریک منظور کی گئی۔)

جناب سپیکر: Leave is granted. څہ وخت چہ Announcement کوم نو

هغه وخت لړ فکر کوه فرید خان، داسے نه ده چه زه پوهه نه شوم۔ دا پوهه نه شوم والا باندے به گرانه شی بنه، منع نه شوے۔

جناب افتخار الدین: جناب سپیکر صاحب! هسے سپیکر صاحب، نور چه څه قسم ته دغه اوشی، زه تر اوسه پورے په دے پوهه نه شوم چه دا فرید خان سره ستاسو ډیره مینه ده، دا مو چرته پوهه نه کړو۔

تحاریک التواء

جناب سپیکر: دا ستا کلی وال دے، تپوس ترے بیا خان له اوکړه نو۔

Hon'able Aftab Ahmad Khan Sherpao, MPA, to please move his Adjournment Motion No. 282.

(تالیاں)

جناب افتاب احمد خان شیرپاؤ: ډیره شکریه، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر صاحب! چونکہ وفاقی حکومت نے مجوزہ بھاشا ڈیم (دیامیر ڈیم لکھا ہے) کی نئی منصوبہ بندی میں ہائیڈرو پاورسٹیشن کی جگہ تبدیل کر لی ہے جو کہ وفاقی حکومت کی طرف سے صوبے کی صریحاً حق تلفی کے مترادف ہے لہذا برائے مہربانی معمول کی کاروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو ډیر مشکور یم۔ د بهاشا ډیم مسئله، موجوده واټر اینډ پاور منسټر صاحب چه د کله نه چارج اغستے دے، نو زه نه پوهیږم، دا درے ځلور داسے مسئلے دوی اوچتے کړے په دے ځلور پینځو میاشتو کښې چه د دے صوبے کوم وسائل چه دی او هغے کښې خصوصاً اوبه خمونږه هم یو داسے وسیله ده چه خمونږه ټول دار و مدار هم په دے باندے دے۔ ټولو کښې مخکښې دوی یو خو IRSA کښې تبدیلی راوسته او د هغے رپورټ نن به پیش کیږی چه کوم د کمیټئ رپورټ وو، دوی خو هغه

آرډیننس واپس واغستو، د هغې نه پس ئې د بهاشا ډیم مسئله راوچته کړه۔ وروسته ئې یو بل دغه جوړ کړے دے، PEPCO، هغې کښې دا واپډا ټول دوی پرائیویټائز کوی او لمیټډ کمپنی جوړوی او هغې د پاره هم څه کمیټی شروع شوے ده او څه سلسله جوړه شوے ده۔ او څلورم NEPRA ته ئې اوس دا اختیار ورکړے دے چه هغه به د بجلۍ د قیمتونو فیصله کوی او د هغوی Autonomy ئې پوره ختمه کړے ده۔ دے ټول څیزونو ته چه تاسو مجموعی طور باندے اوګورئ نو څما په خیال دا منسټر صاحب مخکښې فارن منسټر وو نو د ملک پالیسی ئې دے حد ته راورسیده چه وزیر اعظم صاحب لاړو او راغے، څه په لاس را نه غلل نو اوس ټول ملک کښې دا چرچا ده چه امریکے ته لاړو او ایک سو بیس کسان ئې بوتلل او واپس راغے او هیڅ دغه اُو نه شو، نو دا د هغې بنیاد دے۔ منسټر صاحب مخکښې فارن منسټر وو، بنیاد د فارن پالیسئ ده ایخودے وو، نن که تاسو اخبارات اوګورئ نو هلته هم اوس فارن منسټر جوابونو نه ورکوی، کله انفارمیشن منسټر ورکوی او کله بل څوک ورکوی او هغوی وائی چه د F-16 مسئله به حل کیږی او مونږه په هغے کښې لګیا یو او هلته Ambassador وائی چه مونږه خو په هغے کښې پیسے هم مخکښې اغستے دی، پیسے مونږ ته وصول شوی دی او نورے پیسے به ملاؤیږی۔ نو دا څنګه؟ زه خو په دے دغه پوهه نه شوم۔ اوس دلته راغے نو دلته داسے مسئلے ئې جوړے کړے چه کوم دوه درے لحاظ سره ډیرے اهم په دے وجه دی چه یو خو څما په نکته نظر سره دا بالکل د Constitution violation دے او نمبر دو، دا په Provincial autonomy باندے Infringement دے۔ جناب سپیکر! زه خو په دے ضمن کښې ټولو نه مخکښې

د ارباب سیف الرحمان صاحب، د همایون سیف الله صاحب او د بیګم صاحبې مشکور یم چه هم دے اسمبلئ کښې ریزولیوشن نمبر 112 ارباب سیف الرحمان صاحب Move کړے وو او د بهاشا ډیم باره کښې، د هغے د ونیلو څه ضرورت نشته دے خو هغوی ونیلی وو چه بهاشا ډیم د جوړ شی- هم په هغه ریزولیوشن کښې همایون سیف الله صاحب دا ترمیم پیش کړو چه بهاشا ډیم د جوړ شی خو پاور سټیشن د په دے صوبه کښې وی- په هغے باندے خما په خیال ډپټی سپیکر صاحب په هغه ورځ، تاسو ورله کله نه کله موقع ورکوئ، هغوی ناست وو نو هغوی اووئیل چه آیا په دے کښې ترمیم کیدے شی او که نه شی کیدے؟ د بیګم صاحبه مداخلت سره هغوی اووئیل چه دا د هاؤس پراپرټی ده او په دے کښې ترمیم کیدے شی او د ټریژری بنچز د طرفه، زه د لاء منسټر صاحب مشکور یم چه هغوی اووئیل چه او، دا منظور کول پکار دی ځکه چه دے کښې د صوبے فائده ده- ورسره یوسف ایوب صاحب هم په دے باندے خبره کړے وه او Unanimously دا قرارداد پاس شوے وو چه بهاشا ډیم د جوړ شی او د بهاشا ډیم پاور سټیشن د په دے صوبه کښې وی بلکه پکښې پیر محمد خان هم هغه بحث کښې حصه اغستے وه او هغوی ونیلی وو چه دا د کوهستان حصه ده او دا پکار دی چه د کوهستان ممبران هم دلته ناست دی، نو یوسف ایوب صاحب اووئیل چه دے کښې صوبے ته فائده ده که کوهستان او که بل څه وی، خو د دے صوبے حصه ده- نو ټولو په دے باندے اتفاق کړے وو- مونږه ونیل چه کیدے شی که دوی دا ډیم جوړوی نو څه نه څه دے صوبے ته او خمونږه وسائلو کښې به مونږه ته فائده راورسی- بیا جناب سپیکر صاحب، تیرو ورځو کښې منسټر فار واټر اینډ پاؤر میټینګونه

اوکړل او بیا ئے پریس کانفرس اوکړو۔ دا د ' نیوز ' اخبار د 23 اکتوبر شماره
ده او هغے کښې هغه یکطرفه فیصلے هم اوکړے او وائی چه "He said in a
number of meetings in the recent weeks that Bhasha Dam has been
renamed as Diamir Dam, as 90% of the dam reservoir and right bank
of the dam itself, are in the Northern Areas. And not a single
person will be affected in the areas on the left bank falling in
Kohistan district, Hazara division. او بیا وائی "In any case, he said
that Northern Areas have strong claim over village of Bhasha.
They have been pleading demarcation of the area for a long time
but could not be done so for. Now the Geological Survey of
Pakistan has been asked to determine the boundaries between
Kohistan and Dia Mir and the possibility of village Bhasha being
shown as part of Northern Areas, can not be ruled out". په دے ئے
هم فیصله ورکړه۔ اوسه پورے خو مونږه سپیکر صاحب، نه وو اوریدلے
چه په دے بهاشا کلی باندے چرته مخکښے څه Dispute راغلے دے چه دا په
ناردرن ایریاز کښې دے که په پختونخوا صوبه کښې دے۔ اوسه پورے دا سلسله
نه ده راغلے۔ ده پخپله یکطرفه دا فیصلے اوکړے او ونیل ئے چه د دے کوم
Net profits چه دی، د هغے ئے هم فیصله اوکړه چه هغه به دے ناردرن ایریاز
ته ځی۔ د هغوی Affectees د پاره به هم دغه کوو، دا ټولے فیصلے ئے پکښې
اوکړے او څه عجیبه غوندے پریس کانفرس هغه کړے دے۔ هغه وائی چه
"The Minister said that Article 161 (2) of the Constitution is

defective as at that time there was no such projects falling in two

provinces, but this will happen now. He said that it would be

difficult to amend the Constitution now but he has asked WAPDA

to work out a new formula of net profit sharing between the

provinces. نو دا که د Constitution violation نه وی

جناب سپیکر صاحب، نو زه خو نور نه پوهیږم- یو خو د Constitution هغه

Article ته Defective وائی او بیا وائی چه With-in two provinces, there

are no two provinces, one is a province and the other is not a

province. Northern Area is not a province. او دریم بیا وائی چه I have

asked my people to work out a formula. فارموله خو هغے کښ لیکلے

شوے ده او هغه وائی چه کوم خانے کښ پاور ستیشن وی او پاور هاؤس

وی، هغے صوبے ته به د هغے هغه Net profits ملاوېږی- I have asked my

staff, نو ما خنګه چه شروع کښ اوونیل چه This is violation of the

Constitution, this is what I mean چه دا ده Violation کړے دے- دے

نورو کښ هم وائی چه "Government has decided to give priority to

construction of Dia Mir Dam and has offered a number of

incentives to local peoples to pacify them". بیا جناب سپیکر صاحب،

ډیرو خمونږه ملګرو او مونږه په دے باندے پریس کانفرس هم اوکړو- د ټول

اپوزیشن د طرفه د دے یو شدید ردعمل راغلے- د هغے نه پس خمونږه هم دغه

وزیر صاحب تاسو ته یو خط لیکی او اخبارکښ هم راغلیوو او بیا روستو

مونږ ته هم پته اولګیده چه تاسو ته ئے خط لیکلے دے او هغے کښ زه د هغے

هغه آخری پیرا ونیل غوارم- هغه وائی چه If the honourable opposition Members feel strongly on the old name of Bhasha to continue and generating stations to be on the left bank of the Indus in Kohistan District of Hazara Division, so that they can derive all the net profits for the N.W.F.P under Article 161 (2) of the Constitution, they themselves or a Committee of NWFP Assembly can go to Diamir District of Northren Areas and obtain consent of the affectees and people of Diamir Distrtict to withdraw all their demands. This will help the Ministry to a great extent as the Honourable Members of NWFP Assembly might succeed or meet with failure which will then set the stage for planning a Dam in full earnest. د دے حکومت جناب سپیکر صاحب، مونږه په دے نه پوهیږو، مسئله د پخپله جوړه کړله او مونږه اوچته کړه، اوس د دے اسمبلئ ممبران لیږی هلته ناردرن ایریاز ته، هغوی وائی چه هغه خلق تاسو په قلار کړئ- دا دوه مثالونه خمونږه په مخکښ دوه درے خلور هفتو کښ راغلی دی چه دے راته وائی چه هلته ناردرن ایریاز ته لاړشئ- چه کوم ممبران دے خائے نه لاړل، نو که تاسو اولیږل جناب سپیکر صاحب، نو خپل سیکیورټی باندے به لیږئ، هغه خلق ئے خو په قلار نه پریږدی، هلته به فساد جوړیږی او شخګه دا خمونږه کار دے چه مونږه د ناردرن ایریاز او د دے صوبے په مینځ کښ ثالثی کردار ادا کوو که دا د فیډرل ګورنمنټ کار دے؟ دا د هغوی ذمه داری ده- بل طرف ته نواز شریف صاحب په ملاکنډ ډویژن کښ ګرځی او وائی چه د

سینیټرانو محاصره اوکړئ چه شریعت بل پاس کړی- مونږه نه پوهیږو دا حکومت کومه لوبه شروع کړے ده؟ مونږه هلته ناردرن ایریا ته لیږی چه هلته قتل عام شروع شی او دلته دے په نورخاینو کښ، بلوچستان ته تلے دے، نورخاینو ته تلے دے، هلته یو خانے کښ نے هم دا نه دی و نیلی، صرف په ملاکنډ ډویژن کښ، چه کوم کوم خانے کښ جلسه شوے ده، چه د سینیټرانو محاصره اوکړئ او هغوی باندے زور واچوئ چه شریعت بل پاس کړی- پرون مشاهد په انټرویو کښ ونیل چه د شریعت بل نه خمونږ د طالبانو شریعت مطلب نه دے، خمونږه صرف د انصاف ورکولو مقصد دے، دا پرون هغه و نیلی دی او دلته د نوازشریف بیان دے چه مونږه طالبان ټانپ شریعت دلته په دے ملک کښ راولو- دا څه تضاد دے، زه خو نه پوهیږم چه دا څه لوبه په دے ملک کښ شروع شوے ده؟ نو دے کښ اوس دوه خبرے دی، یو خو د Constitution ما خبره اوکړه جناب سپیکر صاحب، دویمه دا چه د صوبے په حقوقو باندے وار شوے دے، د Provincial autonomy infringement شوے دے په دے لحاظ سره چه منسټر صاحب د ناردرن ایریا خلق خوراغوری او د هغوی نه تپوسونه کوی او دلته د دے صوبے د حکمرانو سره تر اوسه پورے په دے باندے هډو خبره نه ده کړے چه بهئی، ستاسو هم څه حق شته یا ستاسو څه نشته- وائی چه د دے نوے فیصد اوبه، Reservoirs چه دی، هغه په ناردرن ایریا ز کښ دی نو څکه د دے د پاره هغه پکار دے- داسے خو مونږه که دا اووایو چه غازی بهروتا په دے صوبه کښ دے او پاور سټیشن په پنجاب کښ دے، نو مونږه د سبا دا دعویٰ اوکړو چه چونکه زیاته دیخواه علاقه Affect شوے ده او دیخوا اوبه هم کمیږی نو مونږ ته د هغه ملاؤ شی- نو دے

کښې نه د حکومت د طرف نه څه بیان راغلے دے او نه هغوی ته څه احتجاج شوے دے چه تاسو ولے داسے بیان ورکړے دے؟ او هغه لګیا دے خپل کار کوی- هغه وائی چه ما مشینری هم لیږلے ده، هغه وائی چه Geological Survey of Pakistan ته و نیلی دی چه Determine کړه چه بهاشا په دے صوبه کښې دے او که په ناردرن ایریاز کښې دے، او د دے صوبے حکمرانو ته هډو پته نشته ؟ نو Provincial autonomy is this, what is known as Provincial Autonomy? چه هلته کارونه کیږی او دوئ په دے باندے هډو خبر نه دی- د دے اوس مقصد څه کیدے شی؟ جناب سپیکر صاحب، چه دا کومه مسئله دوئ اوچته کړے ده، خما په ذهن کښې یو خو دا ده چه د بهاشا ډیم کوم Net profit به وی، هغوی هغه د دے صوبے نه اغستل غواړی چه پاور هاؤس به ناردرن ایریاز کښې شی، نو According to the Constitution, the net profits can only be given to the Province in which the Power House is located, Northern area is not a Province so that means the net profits automatically goes to the Federal Government. یوه خبره - دویمه دا، هغوی (فیډرل ګورنمنټ) دا تاثر ورکول غواړی چه دا صوبه، مونږه چه کومه یوه لویه منصوبه شروع کوو نو دوئ پکښې خامخا څه نه څه مشکلات پیدا کوی او Controversy پیدا کوی او چونکه د دوئ هر یو مسئلے باندے Controversy ده، څه کالا باغ ډیم باندے Controversy وه نو مونږه دلته دیامیر ډیم ته راغلو نو په دے هم Controversy ده نو دوئ خو هر یو شی کښې هغه داسے ګړ بړ کوی نو لهٰذا کالا باغ ډیم شروع کړئ بس د دوئ خو هر یو

شی باندے Controversy دہ۔ د دے نه خو دویم دغه مطلب دے۔ دریم دا، چه
خمونږه او ناردرن ایریاز په مینځ کښ یو Serious rift راوستل غواړی۔ د
ناردرن ایریاز خلق هم خمونږه رونړه دی، مونږه د چا حق وهل نه غواړو،
مونږه صرف خپل حق غواړو او دا مسئله، اوسه پورے خو ما یا آنریبل
ممبرانو کښ چا د دے نه مخکښے نه وو اورید لی چه دا Controvercy داسے
اوچته شوے وے چه یره په دے کښ دا بهاشا اخوا دے او دیخوا نه دے۔ نو ما
خو اوسه پورے په یو اخبار کښ هم، دا دومره کلونو کښ نه دی لیدلی، اوس
څنګه دا مسئله داسے راوچته شوه چه دوئ اوس په دے باندے هغه کول
غواړی؟ او په دے باندے Already هلته ډیره کشیدګی شروع شوے ده۔
خمونږه، کیدے شی د کوهستان ممبران صاحبان دلته هم وی، روډ بلاک
پکښے شوے دی او هغوی سره سنګین هغه شوے ده۔ د هزارے
سابقه ټولو ممبرانو په دے باندے بیان ورکړے دے چه دا مونږ سره زیاتے
کیږی۔ نو یو طرف ته که مونږه دا وایو چه دا حکومت د شریعت بل په ذریعه
مونږ ورکوو نو دا انصاف دے چه مونږ نه خپل حق اخلی او هغه بلے صوبے
ته نه بلکه خان ته ئے هغه کوی، Already مونږ ته Net profits چه کوم په
Constitution کښ دی جناب سپیکر صاحب، هغے کښ چه کوم خمونږ حق
دے او کال په کال مونږه دا خبره وایو چه مونږه په دے کښ دا څومره موده چه
اوشوه، د هر کال په Budget speech کښ هم دغه Main bone of
contention وی چه دوئ لیکلی وی، دس بلین یا سارهے نو بلین، او مونږ
وایو چه نه چه نه به زیات نه ملاویږی۔ خمونږ په وخت کښ چه کله مونږ
حکومت کښ وو نو اپوزیشن به هم دا خبره اوچتوله، هم هغه شے دے تقریباً

اتهاره، اُنیس بلین، د همایون سیف الله صاحب په حساب باندے زیات رقم دے خو اتهاره، انیس بلین روپئ خمونږه Already هغوی ته Due دی یعنی فیډرل گورنمنټ ته، او اوس دا دے کښ چه زیات نه زیات دا جوړیشی نو د کال به چار، پانچ بلین روپئ مونږ ته اضافی ملاویږی- دے صوبه کښ این ایف اسی ایوارډ چه شوے دے، هغه هم خمونږ خلاف تلے دے، Net profits هم مونږ ته خپل نه ملاویږی او دا درے خلور، خما انفارمیشن مطابق درے خلور میاشتے داسے هغه د Net profit قسطونه مونږ ته نه دی ملاؤ شوی نو دا صوبه به څنګه ترقی اوکړی؟ فیډرل گورنمنټ وائی چه تاسو خپل Resources زیات کړئ، خپل آمدن زیات کړئ او د آمدن چه کوم ذریعے دی، هغه هغوی په خپل لاس کښ اخلی- اوس هغه بله ورځ دے منسټر صاحب بیان بل ورکړے دے، وائی چه .We owe so much money to PSO او دا خبرے پکښ لیکلے دی چه PSO له به مونږه دومره پیسے ورکوو- په هغے کښ بالکل چرته هم دا ذکر نه دے شوے چه د دے صوبے دومره پیسے به مونږه دوئ له ورکوو، دغه نے بالکل نه دی وئیلی- دا اوس چه کومStructuring نے کړے دے، دا PEPCO او د هغے د پاره هغه نے چه کړی دی نو په هغے کښ نے دا وئیلی دی چه We owe so much billions of rupees to pay to Ministry of Petroleum and PSO, خو د دے صوبے نے پکښ ذکر نه دے کړے نو دا اوس که مونږه دا سلسله داسے پریږدو، زه ورسره جناب سپیکر صاحب، ستاسو هم ډیر مشکور یمه چه تاسو کوم خط جواب هغوی له ورکړے دے نو هغه هم ډیر Appropriate دے او د هغے هم مونږه ستاسو شکر گزار یو او تاسو په دے لیډر آف دی اپوزیشن سره هم خبره کړے وه او هغے

نه پس تاسو ورله جواب هم ورکړے دے او تاسو پکښې دا هم وانیلی دی چه

Having excellent record as an Ex-Speaker of National Assembly of Paksitan, I am sure you are fully aware of my role as Speaker under such circumstances, which is very right, this is instead of writing

هغه . او to you, he should have taken it up with the Government.

لیول باندے دا خبره هغه کوله او تاسو ورله ډیر Appropriate جواب ورکړے دے نو دے سره خمونږه دا ګزارش دے چه دے صوبے سره د-Step motherly treatment کیږی او که دا صورتحال وی نو د صوبے په آمدن کښې څه اضافه نه شی کیدے۔ اوس هم مونږ ته پته نه لګی چه ایډیشنل سرچارج او سرچارج چه کوم دوئ لګوی، هغے باندے خو هسے هم مونږ له Net profits نه راکوی او هغه نے اوس NEPRA ته حواله کړے وو۔ دا د 19.5٪ سرچارج، اوس یو طرف ته نواز شریف وانی چه ما کم کړو او 19 ٪ نور نے اضافی سرچارج اولګوو۔ دے خل له ما ته دلته خلقو بلونه خودیلے وو چه دوئ هغه معافی کړے ده نو چه د چا دو هزار، ډهائی هزار یا تین هزار بل راغلے دے نو لاندے نے لیکلے دی، نو هغے کښې چه کوم نے کمے راوستے دے نو پچاس روپے کمے نے راوستے دے۔ هسے هغه اضافی نورے پیسو کښې نے "پچاس روپے کی کمی ہے"، دا دوئ خلقو سره مهربانی کړے ده؟ خلق نے ټرخاؤ کړے دی۔ نو دویم جناب سپیکر، هم دے سره چونکه دا د ټول واپډا سره Connected هغه دے او مونږه دا غواړو چه په دے باندے د مکمل بحث اوشی څکه چه دا یو داسے مسئله ده چه که دا وسائل مونږه هغه کړو او دے وخت کښې خمونږه د حکومتی بنچز ممبران صاحبان او منسټران صاحبان په دے

باندے خاموشه شی او په دے باندے یو Joint effort مونږه او نه کړو نو دا قام، د دے صوبے اوسیدونکی به مونږه هیچرے معاف نه کړی۔ دا یو ډیره اهمه او سنګینه مسئله ده او خصوصاً دا بل خائے کښ چه دوئ دا Violation کړے دے د Constitution نو هغه PEPCO ئے چه کوم جوړ کړے دے، ده هغے کښ وائیلی دی، دوه درے خبرے هغه کښ هم کړے دی یو دا چه څومره د واپډا Assets دی، دا به پرائیویټائز کیږی۔ دے واپډا Assets کښ د دے صوبے هم Assets شامل دی۔ دا درګئ او جبن پاور سټیشن چه دی، دا د دے صوبے پراپرټی دی او لیز شوی دی واپډا ته، نو هغه هم دوئ پرائیویټائز کوی، مونږ سره څه هغه نه کوی۔ ورسره وائی دا Limited companies به جوړوو او دا به پرائیویټائز وی۔ چه پرائیویټائز شی نو د دے خمونږ Net profits بیا څه شو؟ هغه چه پرائیویټائز شوه او Limited companies جوړ شو او هغه پرائیویټائز شوه نو هغه پرائیویټ اداره چه ده، هغوی به خپله بجلی خرڅوی او د هغے آمدن به اخلی نو د دے صوبے هغه Net profits چرته لاړل؟ په دے باندے په هائیکورټ کښ د بیګم صاحبے کیس Already زیر بحث دے او د هغے هم لا فیصله نه ده شوے۔ خمونږه کم از کم دا خواست دے چه په هیڅ صورت کښ د هم واپډا نه پرائیویټائز کیږی تر هغه پورے چه زمونږه کوم Assets دی، صرف د دے هغه نه، نور هم زمونږه Assets دی مختلف هغے کښ، د هغے فیصله او نه شی، زمونږه چه دا کوم بقایا جات دی په واپډا باندے اتهاره، أنیس بلین، د هغے فیصله او نه شی، نو هغے نه پس بیا هغه بیله خبره ده، زمونږه خو دا دغه دے چه دوی که دومره هغه دی، ټهیک ده، واپډا د De-centralize کړی لکه چه څنګه مخکښے De-centralize شوی وه، د

صوبو خپل خپل دغه به وی، چلیږی به، هغے کښې مونږه ته په هغے څه اعتراض نشته خو که دا طریقه کوی او جناب سپیکر صاحب، کوم دPEPCO د پاره چه پرائیویټائز کوی او د هغے د پاره لمیټډ کمپنیز به جوړوی، هغه به چلوی، د هغے د پاره ئے کمیټی جوړه کړے ده نو هغے کښې د دے صوبے هډو څوک نمائنده ئے نه دے اغستے، نو دا به څنګه فیصله کیږی چه د دے صوبے هم څه حق شته دے که نشته؟ هغے کښې چیئرمین ئے منسټر فار واټر اینډ پاور دے، چیئرمین پیپکو وائس چیئرمین دے، سیکرټری پلاننګ، سیکرټری فنانس، سیکرټری واټر اینډ پاور، سیکرټری لاء اینډ جسټس، سیکرټری پرائیویټائزیشن کمیشن، چیئرمین واپډا او مینجنګ ډائریکټر پیپکو ئے ممبرز دی او دوئ به د دے ټول واپډا د هغے فیصله کوی او زمونږه د دے صوبے پکښې نه نمائندګی شته، نه د ټریژری بنچز د طرفه په دے ټول څیزونو باندے څه اعتراض شوے دے، نه ئے هلته هغوی سره څه هغه کیس Take up کړے دے چه دا تاسو کوئ او په دے باندے زمونږه هیڅ رائے نه ده اخستے شوے۔ نو په دے سلسله کښې ستاسو په وساطت سره زما به دا ګزارش وی چه دا یو ډیر اهم موضوع دے چونکه دا سیشن راغوښتے دے ګورنمنټ سائډ نو که هاؤس روستو Agree کړو او تاسو رولنګ پرے ورکړو نو چه بیا هم په دے سیشن کښې په دے باندے مکمل بحث اوشی ځکه چه د دے نه بغیر دا خپل لاس خپے پریکول دی او سبا د دے صوبے نور څه وسائل نشته دے چه دا یوه اهم وسیله زمونږه نه لاړه شی نو دا صوبه به هم داسے بے یار و مددګار پاتے وی او د دے Viability، د دے د Future development د پاره به مونږ سره نه پیسه وی او نه به مونږ سره داسے وسائل وی چه مونږه هغه د عوامو

د فاندے د پارہ برونے کار راولو۔

جناب علی افضل خان جدون(وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر! -----

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر! -----

جناب سپیکر: یو منټ، هسے یوه خبره اوکړم، آفتاب خان دا اووئیل چه د ډسکشن د پاره نے ایډمټ کوو نو که په دے باندے مو اتفاق وی نو بیا خو زما خیال دے، And I hope there will be no objection from the treasury as well, if it is admitted for dicussion.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! چونکہ یہ اس ایوان کی قرارداد بھی تھی اور اس میں جہاں تک صوبے کے مفاد کی بات ہے تو یہ پورا ایوان اس پر اتفاق رکھتا ہے اور یہ Factual باتیں ہیں اور میں چاہونگا کہ اس کو بھول نہ جائیں کہ اس میں کچھ Factual باتیں اور کچھ ایسی باتیں کہ جنکا تعلق ان Facts نہیں ہے، کچھ اور باتیں بھی ڈسکس کر لی گئی ہیں مگر اس کے باوجود بھی جو بات صوبے کے مفاد میں ہے، ہمیں اس کو ڈسکس کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اسلئے میں یہ گزارش کرونگا کہ اس کو ڈسکشن کیلئے منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: تاسو یو Formal motion move کړئ جی چه I beg to move that the adjournment motion may be

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: Janab Speaker! I beg to move that Adjournment Motion No. 282 may be scheduled for general discussion as and when convenient to you, Mr. Speaker, in this Session.

Mr. Speaker: Leave is granted to the honourable Member. Is it the

desire of the House that the Adjournment Motion No. 282, moved by the honourable Member, Aftab Ahmad Khan Sherpao may be fixed for discussion?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it and Friday is fixed for discussion. The remaining two adjournment motions hence for that matter as usual, the Assembly do now adjourn only about the remaining adjournment motion. Mr. Iftikhar Khan Matta, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 748.

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب افتخار احمد خان: سر! پیر محمد خان نشته دے۔

جناب سپیکر: ستا د پیر محمد خان سره څه کار دے؟ ستا کال اٹینشن نوټس دے، ته ئے موو کړه، خوک به ئے جواب ورکوی کنه۔

جناب افتخار احمد خان: ٹھیک شوه۔ "میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری مسئلہ کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ایک ایکسائز ٹیکسیشن آفیسر، محمد اقبال خان، جو اب کوہاٹ میں تعینات ہے، نے کئی جعلی اور بوگس گاڑیوں کی رجسٹریشن کی ہے جن میں گاڑی نمبر BE-156 کا ذکر خصوصی طور پر کروں گا کیونکہ اس کا ثبوت میرے پاس موجود ہے۔ اقبال اس وقت بونیر میں تھا اور اس آفیسر کی وجہ سے کئی گاڑیوں کی رجسٹریشن جعلی اور فرضی بنی ہوئی ہے جس سے صوبائی حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے اور کئی شریف لوگ ایکسائز آفیسر اور پولیس کی وجہ سے پریشان ہوئے ہیں۔ لہذا اس مسئلہ پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے"۔

سر! دا یو گاډے زما یو کشر رور تقریباً دوه، درے کاله مخکښے په کامره کښ اغستے وو، چه په اسلام آباد کښ په فنانس ډیپارټمنټ کښ نوکر دے۔ د هغه نه پس بیا زما یو مشر رور هغه گاډے واغستو، هغه هم په اسلام آباد کښ دے۔ د هغے نه پس جی د هغه مشر رور نه ما هغه گاډے واغستو، د هغے نمبر BE-156 وو، چه په دے کښ ئے ذکر اُوشو۔ دوه، درۓ کاله ما سره اوساتلے شو۔ د هغے نه پس ما د ایجوکیشن ډیپارټمنټ په یو اسټنټ ډائریکټر باندے هغه گاډے خرځ کړو۔ هغه یو څو میاشتے د هغه سره وو۔ د هغے نه پس هغه گاډے اونیولے شو، بیا هغوی ما ته په ټیلیفون باندے اووئیل چه د هغه گاډی خو کاغذات او رجسټریشن بوکس وو۔ ما اووئیل چه دا خو زما رورړ د خپلے علاقے د خپل کلی بارگین نه اغستے دے، هغه سړی خو مونږ ه ته معلوم دی، زه به اوس ورسره خبره اوکړم۔ خیر هغه رجسټریشن چه کله مونږه اوکتو هغه د بونیر وو، رجسټریشن ما سره موجود دے، د هغے فوټو سټیټ ما خان سره ویستلے دے، په هغے باندے د اقبال صاحب، ای-ټی-او، دستخط دے۔ نو خیر هغه ما چه په چا باندے خرڅ کړے وو، هغوی خو پیسے غوښتے۔ زمونږه نه یو دوه پارټئ دے کښ مخکښے هم شته، خو مونږه هغه دوه درے پارټئ کینناستو، مونږ نه هغه پیسے خو واغستلے شوے تقریباً پچاس، ساٹھ هزار، اسی هزار روپے۔ قریباً مونږه هغه خپل نورو دغه ته دغه کړے بیا ما د دے دغه کول چه یره دا رجسټریشن کوم ځائے دے دا اقبال صاحب کوم ځائے دے مخکښے بونیر کښ وو اوس په کوهاټ کښ دے نو ما یودا خبره جی زه دغه گنړم چه کوم سړے لکه گاډے اخلی ځلور پنځه یا شپږ پارټی نو دهغوی دا څه گناه ده جی -مطلب دا دے چه په کارخو دا ده چه دا

رجسټریشن څوک کوی یا هغه روميې پارټي چه د چا په نقرو باندے دا رجسټریشن شوے دے نو دا دواړه چه کوم دی آصلی دغه دی جی 'بیا پیرمحمد صاحب سره هم ما دا خبره ډیره اوکړه 'نن سحر هم دوی ما ته وئیلے وو، هغه ای-ټی-او صاحب نے راغوښتے هم وو، پیر محمد صاحب ما ته تسلی هم راکړه، خو ما وئیل چه زه خو به موو کړم بیا تاسو چه څه فیصله اوکړه، هغه ما ته منظور ده، تا باندے زما اعتبار دے، بهروسه ده خو د دے پاره جی خکه چه دے ټولو ممبرانو سره به داسے ګاډی وی چه هغوی ته به پته نه لګی چه دا رجسټریشن بوګس دے که بوګس نه دے؟ اوس جی دوه میاشتے اوشوے چه زه ګاډی پسے ګرځیدم، تقریباً نناوے پرسنټ ګاډی چه کوم دی، دا صحیح نه دی، بوګس نمبرے نے دی جی، نو ما جی یو ګاډے هغه بله ورخ پخپله یو ګاډے(سوات 7978) واغستو- چه ما هغه بِل آف اِنټری د دے ګاډی په دے وجه باندے پخپله اوکتو، هغه صحیح وو، را و مے نخکلو- بیا راغلم پیر محمد خان ته م اووئیل چه دا د سوات نمبر دے، ته د سوات ETO ته لِږ ته ټیلیفون اوکړه، هسے نه چه دا ګاډے هم بوګس نه وی، نو دوئ جی ای-ټی، او ته ټیلیفون اوکړو چه Attested copy د دے ګاډی ما ته راولیږه نو هغه ما ته نن ملاؤ شوه- چه هغه کوم ګاډے ما سره نن دے جی دا د هغه ټول هر څه باوجود صحیح دے- خو اوس دا مسئله ده لکه دا بعضے ګاډی چه وی، لکه هر یو سړی سره، د معزز ایوان ممبرانو سره چه دے، ګاډے خو به وی خو دوی ته خو دا پته نه لګی ته چه اوس ګاډے اخلی نو Bill of entry هم ګوری جی، فائل به هم ګوری، ډیر څیزونه دی جی، نو د دے د پاره جی یو صحیح دغه اوکړی جی چه پوره تدارک د دے خبرے اوشی جی-

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

جناب پیر محمد خان (وزیر ایکاری و محصولات)، شکریه، جناب سپیکر صاحب-
سپیکر صاحب! ننانوے پرسنټ ګاډی خراب دی نو د بی بی هغه په ننانوے کښې
دے که په دے ایک پرسنټ کښې دے؟ (قہقہہ) زما رور چه کومه خبره اوکړه،
نن دے هم راغلے وو زما دفتر ته او هغه ETOs ما راغوښتے وو- خبره هغوی
سره اوشوه- یقینی خبره ده چه دا بوګس ګاډی خو صوبه کښې شته، داسے
انکار مونږ نه شو کولے چه نشته دے- مونږه کوشش کوو چه رو رو دا
رجحان را کنټرول کیږی- کمی کیږی، داسے لږ لږ انشاء الله څه پیشرفت
پرے روان دے کافی حده پورے- کومه خبره د دوئ سره چه اوشوه نو ګاډے
په اټک کښې هلته څه بارګیننګ والا دے پنجاب سائډ ته، بیا ما دا فیصله اوکړه
چه دا ETOs به شی، دوئ ته ما اوونیل چه ته به شے او د ده هغه رور، دے
وائی چه په اسلام آباد کښې په ډیوټئ وی، نو دوئ ته ما اوونیل چه ته یوه
ورځ مقرر کړه، هغه رور سره د خبره اوکړه، دا ETOs به درسره شی، هغه
اټک ته به لاړشئ، هغه سړی سره به ستا خبره ستا په مرضئ حل کړی- انشاء
الله د ده په طبیعت باندے به حل شی که څه مشکل پکښې بیا راتلو نو ما ته بیا هم
ونیلے شی- شکریه جی-

Mr. Speaker: Mr. Saleem Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 744.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ. شکریہ- سپیکر صاحب! "میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی
جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ صوابی، جہانگیرہ روڈ جو نہایت اہم ہے، کی وجہ سے ضلع
صوابی کے لوگوں کو کافی تکلیف کا سامنا ہے- اس کی بابت آسمبلی میں متعلقہ وزراء نے

کئی بار یقین دھانیاں کرائی ہیں کہ یہ روڈ جلد مکمل ہوجائیگا لیکن تاحال روڈ مذکورہ مکمل نہیں ہوا ہے اور جو کام ہوا ہے، وہ انتہائی ناقص ہے جس کی وجہ سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہونے کا امکان ہے۔ لہٰذا اسمبلی میں اس مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے"۔

محترم سپیکر صاحب! د صوابی-جهانگیره روډ په باره کښې خبرے مخکښې هم په دے اسمبلئ کښې شوی دی۔ زه ستاسو په توسط سره دا یوه خبره کوم چه د صوابئ ضلع کم از کم تیره لاکھ آبادی ده، دا صوابی-جهانگیره روډ د جی ټی روډ سره د لنک کولو واحد ذریعه ده۔ بله دا چه په صوابی-جهانگیره روډ تیر حکومت کښې په 1996 کښې د Dual carriage way باقاعده افتتاح هم شوی وه، په اے ډی پی کښې هم شامل شو، کارهم پرے شروع شوے وو خو د دے حکومت راتلو سره په هغے باندے کار بند شو۔ بیا چه کله مونږه په گورنمنټ کښې وو، یو ځائے وو نو مونږه وزیر اعلیٰ صاحب او فرید طوفان صاحب بوتلی هم وو او دا روډ نے کتلے هم وو او وئیل ئے چه دا به ډیر زر Complete شی۔ اوس دے کښې زه ستاسو په توسط سره د هاؤس معزز ممبرانو ته دا خواست کومه، وزیران صاحبان هم ناست دی، چه دا خبره زما لږ په غور سره واوری۔ اوس جی مسئله دا جوړه شوے ده چه په صوابی-جهانگیره روډ باندے چه کوم ټریفک خی نو هغے کښې ډیر سخت تکلیف وی، خلق خیرے هم کوی، آزار هم کوی۔ زه ستاسو په توسط سره د موجوده حکومت نه صرف دا تپوس کومه چه مونږ د صوابی ضلعے خلقو له د څه خبرے دوی سزا راکوی؟ ځکه که تربیلا ډیم دے نو هم د دے د پاره ډیره زیاته قربانی ورکړی ده، که غازی بھروټا اوس جوړوی، هغه ئے مونږه نه اباسین کټ کوو، هم مونږه ډیره قربانی ورکړے ده، د گدون آمازئ انډسټریل اسټیټ په نوم باندے

چه کومه ډرامه د کډون او د آمازئ او د اتمان خلقو سره اوشوه، په هغې هم په دے هاؤس کښې مونږ بلا خله خبرے کړې دي۔ اوس جي یو غلور، شپږ کلو میټره یو پټے دوئ جوړ کړے دے، زه خواست کوم تاسو ته جي چه د اسمبلئ اجلاس ختم شي، تاسو راشئ، بار ته خطاب هم به کوئ، صوابۍ کښې خمونږه دا روډ تاسو پخپله هم اوګورئ چه خلقو ته ډیر زیات تکلیف دے او د اسمبلئ د ممبرانو د پاره، حاجي صاحب ناست دے، خمونږ د پاره دا د یو پیغور خبره ده جي، مونږه د ورځے په دغه روډ باندے نه شو تلے ځکه چه Thickly populated area ده، تور ډهیري بازار دے، لاهور دے، چه خو خلق مونږه اودروي او خلق را نه تپوس کوئ۔ دلته هم بلا خله پرے خبرے اوشوے۔ اوس هغه روډ بالکل د تلو قابل نه دے او دا هم نه ده چه صوابئ پسمانده ضلع ده او مونږه پسمانده ساتلے شوي یو، خو یو خبره ده چه مونږه ریونیو هر چا نه زیاته ورکوو، سنټرل ایکسائز ډیوټئ په مد کښې د تمباکو مونږه، حساب د دوئ اوکړي، زه په ذمه دارئ سره دا خبره کومه چه سات او دس ارب روپو په مینځ کښې سالانه سنټرل ایکسائز ډیوټي هم ورکو او زه دا یوه سیاسي خبره کوم چه دا نن صوبائي اسمبلي ده، په صوبه کښې د ون یونټ اینټي یونټ فرنټ چه کوم جوړ شوے وو د فخر افغان باچا خان بابا په سربراهئ کښې، نو د صوابئ ضلعے داسے یو کلے نشته چه د هغے خدائي خدمتګارو غلور غلور او پینځه پینځه کاله جیل د ایوب خان په مارشل لاء کښې د یونټ د ماتولو د پاره نه وي تیر کړے۔ دا اسمبلي چه موجوده ده، دے کښې هم د صوابئ ضلعے د خلقو ډیر لوئے Contribution دے۔ زه دا خبره کومه حکومت ته چه دا مونږ ته بلا خله تسلئ راکړے شوے دګ ، بلا خله خبره اوشوه۔ اوس داسے چل دے

چه د دے نه یوه بله مسئله مونږه ته ډیره زیاته ده چه زمونږه په صوابئ کښې هسپتال هم نشته۔ ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال چه دے، نه جی، زه دا خبره کوم چه دے روډ سره Connected خبره ده، هلته چه څوک هم Serious بیمارشی، اکثر په دغه روډ نے راوړی، که په مردان روډ نے اوړی او که په جهانګیره روډ باندے، په لاره کښې مړ شی۔ هغه بلډنګ هم نا مکمله پروت دے۔ په دے اے ډی پی کښې، مونږه دا والیو چه غازی سریکوټ روډ خو د جوړیږی، په سوارګلئ کښې د روډونه په ایک کروړ او په ایک کروړ چالیس لاکھ جوړیږی او صوابی غونډے علاقه، چه تیره لاکھ آبادی نے ده او واحد ذریعه ده، د انډسټریل اسټیټ، تربیله ډیم، د صوابئ د خلقو خپله ذریعه ده دغه یو روډ او د دے د پاره په دے یو نیم کال کښې مونږه چغے وهو او هیڅ او نه شو، نو زه دوی ته، حکومت ته دا خبره کوم چه یوه اخیری خبره مونږه ته اوکړی چه دا روډ تاسو جوړوئ او که نه ئے جوړوئ؟ زه دا یوه خبره کوم دوئ ته چه دا خمونږه د ټولو عوامی نمائندګانو، ستاسو هم دوه ممبران دی هلته د صوبائی اسمبلئ، د هغوی د پاره هم دا د پیغور خبره ده، خمونږه د پاره هم د پیغور خبره ده، نو زه دا خواست کوم دوئ ته چه د دے د پاره زر فنډز Release کړی او دے باندے کار شروع کړی او تسلی اوکړی په دے ایوان کښې خمونږه جی۔

جناب سپیکر، جی، آنریبل منسټر۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر صاحب! په دے روډ باندے خو تیر شوی یو نیم کال کښې ډیر بحث شوے دے او صحیح خبره ده چه ډیر د تشویش خبره ده -----

جناب فرید خان طوفان، د دوئ محکمه بدله شوه جی؟ (قہقہ)

جناب سپیکر: یره دا تعلقات سم کړه، خدائے ته اوګوره۔ ما له خو د لوئے غم جوړ کړے دے بس۔ (قہقہے)

میاں افتخار حسین: سپیکر صاحب! ستاسو هم په بنه تعلقاتو کښې ډیره دلچسپی ده جی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: یره میاں صاحب، داسے کار اوکړه چه دا Mediation پکښې ته اوکړه زورورہ۔ (قہقہے)

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! ما عرض کړے وو چه په دے تعلقاتو بنه کیدو کښې کوم مشکلات دی، د هغے تاسو ته علم، دے تاسو Custodian یئ، ستاسو نه بغیر دا څوک نه شی حل کولے جی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: خما خیال دے احمد حسن خان، تاسو هم پکښې Include شئ خو دا تعلقات نے روغ کړئ چه زه بے غمه شمه۔ (قہقہ) یو ملګرے خو را نه د ده په دے پاڅیدو کیناستو باندے خفه شوے دے۔ اوس دے بل ----- (قہقہے)

جناب زرین گل: سپیکر صاحب! د پروین شاکر یو شعر وایمه، دلته یو کار ده راغلے وو

وہ تو خوشبو ہے ہواؤں میں بکھر جائے گا
مسئلہ تو پھول کا ہے پھول کدھر جائے گا (قہقہے)

جناب محمد اورنگزیب خان: محترم سپیکر صاحب! ان کے تعلقات خراب ہونے کی وجہ۔ دوسرے بڑے فائدے اُٹھا رہے ہیں، تعلقات خراب رہنے دیں اور جواب میں ایک شعر عرض ہے جی

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں (قہقہے)

میاں افتخار حسین: سپیکر صاحب! د دے اردو په مقابله کښې اوس پښتو کښې یوه ټپه اووایو۔ (قہقہے) وائی

د چا چه خپله مینه نه وی   مینے مه کوئ د ملا په تعویزونو

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی آنریبل منسټر۔ همایون خان! تاسو هم نن د شعر په موډ کښې یئ که څه؟-----

جناب ہمایون سیف اللہ خان: نه نه، زه نه یمه په دے کهاتو کښې جی-Serious خبره وه سر۔ سلیم خان ایډوکیټ صاحب خبره اوکړه، سړک غواړی۔ زه حیران یمه جی خموږه خو تیار سړک دے، بند نے کړو۔ د دوئ هغه نوے سړک به جوړیږی۔ خاشه شل کاله انتظار کوه، خموږه تیار سړک دے یعنی سړک تیار دے جی، نن منسټر ته جواب هم راوړستو هلته د ملتان نه، یوسف ایوب کوشش کړے وو، پرون نے خپل جنرل منیجر سره خبره اوکړه----

جناب سپیکر: په ملتان کښې؟

جناب ہمایون سیف اللہ خان: جنرل منیجر جی۔ کوهاټ کښې روډ جوړیږی، جنرل منیجر ملتان کښې دے۔ دا یوسف ایوب ما خبر کړو، جنرل منیجر هلته ناست وی جی۔ نو پرون ټیلیفون باندے خبرے هم اوکړے۔ روډ تیار دے، وائی ټهیکیدار نه غواړی۔ جناب! ټهیکیدار نه غواړی چه سړک د د ټریفک د پاره کهلاؤ شی۔ ټهیکیدار نه غواړی، زورورو تیار سړک دے، شیرپاؤ خان پرے تلے دے۔ هغه روډ بلاک شو چه په کوم باندے شیرپاؤ خان تلے وو، هغه ورخ کرک ته تلے وو، هغه نے بیا بلاک کړے دے۔ دا جی خدائے زه بچ کړمه۔ ما Last time هم وانیلی وو لږ، جی خپل Directive استعمال کړئ، دوئ کښې

زورنشته جی، خپله څه دستی اوچلوه، څه مشین ګن اوچلوه چه کهلاو نے کړی روړ جی۔ (قہقہے)

(تالیاں)

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! Initially دا Contract چه ورکړے شوے وو نو دا د 34 ملین وو بیا Revised PC-1 چه جوړ شو نو دا د 79 ملین وو۔ Initially چه کوم کنټریکټر له کار ورکړے شوے وو، هغه په اپریل 1996 کښې دا کار Abandon کړو۔ بیا یو دوه کاله دا کار داسے پروت وو او په 30 ستمبر 1997 باندے دا کنټریکټ بیا بل فرم له ورکړے شو، هغه بینک ګارنټی د هغوی چه کوم Formalities وی، هغه ئے پورا نه کړل۔ هغه د هغه کنټریکټ نه هم بیا Resign شو۔ اوس Fresh tenders call شو په 20 اکتوبر 1998 باندے، تقریباً یوه نیمه میاشت مخکښے او یو نوے کنټریکټر له دا کار ورکړے شوے دے او انشاء الله کار په دے باندے روان دے۔ د دے د پاره Allocation په 98-1997 کښې 17 ملین وو او څښکال 99-1998 کښې د دے Allocation 15 million دے۔ نو امید دے، کار روان دے۔ د محکمے د جواب مطابق فی الحال کار چه دے، هغه په پراګریس کښې دے۔ په مینځ کښې پکښې Delays شوی دی خو اوس کار په پراګریس کښې دے۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: زه جی محترم سپیکر صاحب، یوه خبره کومه۔ داسے خبره ده جی چه منسټر صاحب اوس جواب د دے ورکړو نو دا ورته لیکلے ملاو شوے دے۔ مونږه دے له دوه ځله چیف منسټر بوتلے دے۔ په دے باندے تیر ګورنمنټ کښې هغوی کار هم شروع کړے وو او تقریباً شپږ، اته

کلو میټره په دے کار هم شوے دے۔ اوس مسئله ده جی چه دا مونږ له هسے د دروغو تسلئ راکړی، زه یوه خبره کوم چه مونږه دلته په منتونو هم سترے شو، چه حکومت کښ وو نو هم مو چغے ورته وهلے دی، اوس هم جی زه دا خبره کوم چه سبا د زیارت ورځ ده که سبا پورے دے ته فنډز ریلیز نه شو، هغے باندے کار نشته جی، دا هسے خبره کوی، کار په هغے نشته جی، اوس هم پرے ډیر زیات تکلیف دے که دا منسټر صاحب وائی نو زه نے اوس بوزم چه دے اوګوری هغه روډ۔ خبره دا ده چه که دا او نه شو جی، خما خو دا خبره ده چه زه او شعیب خان او غفور خان، حاجی صاحب له هم دعوت ورکو، شیرزمان له هم جی، مونږه د جمعے په ورځ دے اسمبلی ته نه راځو، دے ګیټ نه بهر به بهوک هړتال ته مونږه کینو، یو ورځ علامتی بهوک هړتال به کووَ جی د دے د پاره مونږه جی۔ دا هسے خبره ده جی۔

<u>جناب غفور خان جدون</u>(<u>وزیر خوراک</u>)، جناب سپیکر صاحب! زه یو عرض کومه جی، دے دِ بالکل بهوک۔هړتال نه کوی جی، کار پرے شروع دے جی او ــــ خما عرض واورئ جی، بل ټهیکیدار له ----

<u>جناب سلیم خان ایډوکیټ</u>، حاجی صاحب! ته خو نه راځے، دے سړک باندے مونږ یو هلته، ته خو ملو نه ګورے۔

<u>وزیر خوراک</u>، خما عرض واورئ جی، خما عرض واورئ جی۔ سپیکر صاحب، چه کوم ټهیکیدار وو، هغه نے لرے کړے دے، بل ټهیکیدار له نے دا ټهیکه ورکړے ده جی او دا مارچ 1999 کښ به انشاء الله تعالی Complete کیږی جی۔ کار پرے شروع دے۔ تاسو موقع ته لاړشئ او که زه د غلط بیانئ نه کار اخلم نو زه جرمانه یم جی۔ کار پرے باقاعده شروع دے جی، دوه درے

میاشتو کښې به انشاءالله تعالیٰ Complete شي-

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، یو ټریکټر شروع دے- د دوی خبره نه ده، زه بالکل مطمئن نه یمه- مونږه به په دغه گیټ کښې کینو جي بلے جمعے په ورځ باندے او تا له دعوت درکومه حاجي صاحب، ته به هم راسره کینے-

Mr. Speaker: Honourable Muhammad Karim Babak, MPA, to please move his 'Call Attention Notice' No. 741. Karim Babak, please.

جناب محمد کریم، جناب سپیکر صاحب! اس معزز ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر غور فرمایا جائے کہ پیہور ہائی لیول کینال کے متاثرین ضلع صوابی کو رقم ادا کی گئی ہے جبکہ اس کا رقبہ جو کینال مذکورہ سے متاثر ہوا ہے' اس کی قسم بنجر' ریتلی اور فصلات کے قابل نہیں ہے' اس کو بیالیس ہزار روپے فی کنال کے حساب سے ادا کی گئی ہے جبکہ ضلع صوابی کے موضع سلیم خان کے ساتھ ہی ضلع بونیر کی زمین جو کہ سالم شاہ نہری اور چاہی اور نل چاہی ہے' کی اوسطاً قیمت فی کنال انیس ہزار روپے مقرر کی گئی ہے جو کہ سراسر نا انصافی ہے۔لہذا اس پر بحث کی اجازت دی جائے "۔

جناب سپیکر صاحب! زه ډیر په ادب سره عرض کومه چه دا معزز ایوان کښې څومره ممبران ناست دی، دے کښې اکثریت د زمیندارو دے، خمونږ په دغه خانے کښې چه سلیم خان سره مونږ پیوست موجود یو، دوه قسمه زمکے دي- چه د سلیم خان زمکه، دا تاسو ټول پوهیږئ چه هغه خوړ دے، غر دے، غریخه ده، ریتلی ده او دے سره پیوست جوښته زمکه چه لګیدلے ده د بونیر ضلعے، هغه په نہر باندے مشتمله ده، هغے ته ټیوب ویلے دی او باغات دی، او کنی دی پکښې، نو د سلیم خان د زمکو قیمت نے د پیهور هائی لیول کینال د پاره چه اچولے شوے دے، هغه بیالیس هزار روپئ دے او خمونږه د

دے زمکے قیمت چه کوم اچولے شوے دے، دا اُنیس هزار روپئ دے۔ خو په دے کښې یوازے خمونږ خبره نه ده، دے کښې د ټول قام خبره ده۔ په دے کښې پیپلیان شته، په دے کښې مسلم لیګیان شته، په دے کښې جُماعتیان شته، په دے کښې هر قسم خلق شته۔ خبره د لاء اینډ آرډر راتلونکے ده۔ زه د مخکښے نه ستاسو په وساطت باندے د حکومت ذمه وارخلقو ته دا اطلاع ورکوم څکه چه دے کښې مخکښې کار شروع شوے دے، مونږ بند کړے دے، خلقو بند کړے دے خو ما هغوی له یقین دهانی ورکړے ده چه انشاء الله د دے قیمت به برابر کړی۔ زه ستاسو په وساطت باندے موجوده حکومت ته دا درخواست کوم، ضمنی سوال مے دے چه کم از کم دے له د کمیشن اولیږلے شی څکه چه که سحر سبا څه مسئله جوړه شوه نو بیا به ذمه واری ټوله په حکومتی بنچونو باندے وی، خمونږه به هیڅ نه وی او زه به اولنے سړے یمه چه د هغه ټولو خلقو سره به زه هغه مشینرئ ته مخکښ کینم، دا لاره به بندوم او په ټول بونیر کښې زمونږ دغه لړه شان میدانی علاقه وه نور خو غرونه دی، مونږه به پرے خشخاش کرل، هغه را نه هم بند شوی دی۔ انشاء الله تعالیٰ چه ګورئ بیا هسے نه چه دا دوانړه مسئلے میدان ته راشی او دغه یوه خبره مے ده۔ ما له د یقین دهانی راکړے شی۔

وزیر مال، شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ د دے د پاره کمیشن خو تلے هم دے جناب سپیکر صاحب، خو زه به هم دوئ ته اووایم چه کمیشن ورله لاړ شی او دوئ که کوم تاریخ مقرر کوی، نو دوئ به ورسره شی او هغوی چه څه فیصله راوړه نو په هغے باندے به عمل اوشی انشاء الله تعالیٰ۔ تاریخ چه دوئ څه ښانی نو خیر دے دوئ دِ اوښانی۔

جناب محمد کریم، چه د هغه زمکو مناسب قیمت مقرر شی۔

وزیر مال، او، د دغه د پاره به کمیشن اولگوو چه کوم تاریخ د ده خوښ وی، دے د پکښې شریک شی۔

Mr. Speaker: Mr. Ahmad Hasan Khan, MPA, to please move his 'Call Attnetion Notice' No. 700.

جناب احمد حسن خان، مسٹر سپیکر! "چونکہ چترال کی لڑکیوں کیلئے موجودہ کالج میں سائنس کی لیکچررز نہ ہونے کی وجہ سے اس سال بی۔ایس۔سی میں لڑکیوں کو داخلے نہ مل سکے جبکہ پشاور میں موجود تعلیمی ادارے یعنی کالجز بھی ان لڑکیوں کو داخلے دینے سے انکاری ہیں، لہٰذا بذریعہ توجہ دلاؤ نوٹس میں محترم صوبائی وزیر تعلیم کی توجہ مبذول کرا کر ان سے پوری، خصوصی، ہمدردانہ اور مناسب کارروائی کرنے کی استدعا کرتا ہوں تاکہ ان بیچاری لڑکیوں کا قیمتی سال اور مستقبل تباہ ہونے سے بچ جائے"۔

جناب سپیکر! که زه اووایم چه زه قبل از جواب یا قبل از تشریح مطمئن یم نو تاسو ته به شاید په دے باندے اعتراض نه وی چه ولے مطمئن یم؟ د هغے وجوهات به زه بیان کړم۔ جناب سپیکر! ما ته زمونږه د چترال مخکښنے ایم پی اے، زین العابدین صاحب راغلے وو او ما په هغه وخت کښې د سید احمد خان صاحب تپوس اوکړو خو هغه په موقع باندے موجود نه وو ما وانیل چه دا مسئله ورله حل کړی۔ بیا ما جناب وزیر تعلیم ته ټیلیفون اوکړو او هغه ـے ورله وراولیږو۔ وروستو چه هغه زمونږه ورور زما سره ملاؤ شو نو هغه د جناب منسټر صاحب د روئیے او په دے مسئله کښې د خصوصی دلچسپی اغستو باندے ډیر زیات متاثره وو او هغوی اونیل چه د هغه جینکو په مردان کالج کښې د داخلے بندوبست نے هم اوکړو۔ خو جناب سپیکر! مزید ورسره

زه دومره عرض کول غواړم چه دا خو یو عارضی بندوبست وو او دا خبره جی د چا نه پټه نه ده چه په چترال کښې د خویندو د تعلیم شرح شاید چه د نورو ټولو ضلعو نه، پیښور، مردان نه شم وئیلے یا ډیر Developed District نه شم وئیلے، خو د دے حده پورے هلته د تعلیم شرح زیاته ده۔ خویندے په تعلیم کښې ډیره دلچسپی اخلی، مختلف پراجیکټس ډیر زیات قابل قدر کار کوی نو د هغوی چه خپل مقامی بندوبست نه وی نو دا ډیره زیاته گرانه خبره ده۔ ما ته دا هم پته لگیدلے ده چه د جناب سید احمد خان صاحب، ایم پی اے، په دے سلسله کښې مخکښې داسے یو په دے طرز باندے یوه خبره سټینډنگ کمیټۍ ته هم تلے ده۔ نو زه د هغه حده پورے چه د کوم حده پورے د هغه خویندو د تعلیم یا د مستقبل د خرابولو تعلق وو نو هغه خو سو فیصد مطمئن یم چه هغه دوئ بندوبست کړے دے۔ دا ئے هم مشکور یم چه یو سابقه نمائنده ته زما په Request ، زما په ټیلیفون دوئ یو ډیر لوئے خپل مقام ورکړے دے او د هغه خبره ئے ډیره په تسلئ سره اوریدلے ده او جناب سید احمد خان هم په دے سلسله کښې سټینډنگ کمیټۍ ته یو تحریک تلے دے خو زما دا عرض دے چه که وخت چرته دوئ ته ملاؤ شی او د چترال دوره اوکړی او ورسره ورسره په مستقل بنیادونو باندے د چترال د پاره فنډز بندوبست اوکړی نو زه به مشکور یم۔

Mr. Speaker: Yes, but no discussion on the Call Attention Notice, please.

جناب سید احمد خان، جناب! ڈسکشن نہیں ہے، میری ایک درخواست ہے۔ میں آپ کی وساطت سے جناب احمد حسن صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان دنوں میں پشاور میں موجود

نہیں تھا۔ انہوں نے میری جگہ یہ کال اٹینشن پیش کیا، میں آپ کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے فوراً اس کو ایجنڈے پر رکھا اور میں منسٹر صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے فوری طور پر وہ مسئلہ حل کر دیا لیکن Permanent حل کیلئے ایک کیس ہمارا سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے ہوا ہے اور میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ سٹینڈنگ کمیٹی میں یہ مسئلہ Permanently حل ہو جائے گا۔ اسلئے میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب نجم الدین: سر! ما عرض دا کوؤ چه هر یو ممبر پاځی او هغه مطمئن وی، زه خو تر اوسه پورے مطمئن نه شوم۔ خما څه غم هم اوکړئ جی، خما معامله خو ډیره خرابه ده جی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: هاں جی، میاں مظفر شاه صاحب، تاسو څنګه معامله ده؟ (قہقہے)

میاں مظفر شاه: نه جی، ما خو ستاسو توجه ډیر اهم مسئلے ته ـــ نن په دے هال کښې مچان ډیر زیات دی جی۔

جناب سپیکر: د دے به هم اوس څه غم اوکړو، هغه معمولی دی، خدائے پاک دِ موږنورو نه ساتی۔ (قہقہہ) جی آنریبل منسټر، پلیز۔

میاں گل اسفندیار امیر زیب (وزیر تعلیم): جناب سپیکر صاحب! په چترال کښې 1994-95 کښې یو ډګری کالج فار ګرلز جوړ شوے وو چه هغے کښې د آرټس کلاسز او سائنس کلاسز یعنی د بی اے او بی ایس سی، دوانړو بندوبست وو او د هغے د پاره د پوسټ انعقاد هم شوے وو، باقاعده ټیچران ورله تلی وو خو هغه خانے کښې څه ایډمشن په سائنس کلاسز کښې موصول نه شول نو هغه سټاف نور خانینو کښې چه خالی آسامیانے وے، هلته اولیږلے شو۔ داسے هلته یو هائر سیکنډری سکول هم دے د زنانو د پاره، هلته هم د آرټس کلاسز روان دی او د سائنس کلاسز نشته او واقعی سټاف هم نشته او ځکه نشته چه هلته

ایډمشن د پاره جینکئی داسے درخواست نه ورکوی۔ د 95-1994 نه مخکښ باقاعده د چترال د زنانو د پاره په سوات ګرلز کالج کښ، دلته فرنټیئر کالج فار ویمن کښ د پینځو، پینځو سیټونو کوټه وه خو چونکه حکومت هلته کالج جوړ کړو نه د هغه وخت نه پس هغه کوټه ختمه شوه۔ اوس هم په فرنټیئر کالج کښ تقریباً څلورجینکئی د چترال سبق وائی او درے د چترال په مردان ګرلز کالج کښ سبق وائی، خو دوئ ټولے په اوپن میرټ باندے راغلی دی۔ مونږه د حکومت د طرف نه یا بحیثیت وزیر تعلیم صرف دا وایو چه که بالفرض هلته په چترال کښ تقریباً پنځلس کسانو هم درخواست اوکړو په ایف ایس سی کښ د ایډمشن د پاره نو مونږ به ورته هلته کلاسز چالو کړو۔ داسے په دے ډګری لیول باندے بی ایس سی کښ هم کم از کم دولس، پنځلس کسان درخواست اوکړی، ځکه چه دوه درے کسان وی نو د هغوی د پاره بیا د ټول سټاف د تعینات کولو Feasibility دومره نه وی او که هغه وخت پورے چه دا Strength هلته نه شی پورا کیدے نو دے خبرے باندے هم مونږه غور کولو ته تیار یو چه باقاعده په دے کالجونو کښ ورله هغه زړے کوټے بیا بحال کړو۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! فرید طوفان وختی وهل خوړلی دی، اوس په شا کیږی، داسے ډیر نه راخی مخے ته۔ (قہقہہ)

جناب فرید خان طوفان: هسے د مطلب خبره دا ده کنه چه دے وزیر صاحب څو مره ښکلے خبره اوکړه۔

جناب سپیکر: آخر د پرے نه خو کنه۔

جناب فرید خان طوفان: نه جی، ښکلے خبره ئے اوکړه۔ وائی چه پنځلس

ګسان د درخواست ورکړی نو بیا به مونږه هلته کښې دا انتظام اوکړو او درے چه کوم دی هغوی ته ـــ درے او پنځلسو کښې دومره فرق نشته۔ دا دومره مهربان وزیر دے نو دا دمهربانی اوکړی کنه۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! ما وختی هم د ده دومره تعریف اوکړو، د هغے باوجود دے نه دے خوشحاله۔ (قہقہہ)

جناب احمد حسن خان: خوشحاله دے جناب سپیکر، خو مطمئن نه دے۔ (قہقہہ)

Mr. Speaker: Honourable Syed Manzoor Hussain Bacha, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 701. Not present, lapsed. Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao, MPA, Chairman Standing Committee No. 18 on Irrigation, to please present before the House the report of the Committee. Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao.

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Report of Standing Committee No. 18 on Irrigation, for immediate consideration and adoption, please.

جناب سپیکر: وړومبے نے Presentation اوکړئ، For presentation before the House جی۔

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: Mr. Speaker Sir, I rise to present the Report on Irrigation for presentation please.

Mr.Speaker: The report stands presented.

Minister for Education: Point of order. It has not been circulated.

جناب سپیکر: درکوو نے درته کنه۔ چه Lay شی نو هله به درکوی کنه۔ داسے

Mr. Aftab Ahmad Khan! مشین نشته کنه چه بس راوخی د لاندے نه- جی

Sherpao, MPA, Chairman Standing Committee No. 18 on Irrigation,

to please move that the Report of the Committee may be adopted.

Mr. Aftab Ahmad Khan, please.

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Report of the Standing Committee on Irrigation may please be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Report of the Standing Committee No. 18, may be adopted. Those who are in favour of it, may say yes ---------- (Interruption)

Mr. Ali Afzal Khan Jadoon (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, on a point of order, Sir, we have just presented this report

اس کو ذرا سٹڈی کرنے کا تو موقع ملے ناں Then one should see کہ What it is?

کیونکہ It has been presented now and we need some time to study it

and it's also one of the rules that at least two days for presentation are given and then we will consider for the adoption Sir, because it should be studied first, it should be seen what it is?

Mr. Speaker: He has got -------- (Interruption)

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: Mr. Speaker Sir, the Members from the Treasury Benches were members of this Committee and they all have unanimously, you know, adopted this report, so that

is why we have asked for adoption of this report -------

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں اتفاق کرتا ہوں، میرے محترم بھائی نے درست فرمایا مگر

میری یہ گزارش ہوگی کہ Now it is presented to all the Members, Sir, وہاں

ٹریژری بنچز والے تھے، دوسرے تھے مگر That is some-thing different

procedure. ہمیں اگر پڑھنے کا موقع دیدیں تو آفتاب خان' That will be better.

جناب سپیکر: فرق نہ پریوځي او دااو گوری، او گوری۔

وزیر قانون: جی، I think ہو سکتا ہے کہ اس پر کوئی بہتر Amendment آ جائے، مزید واضح اور بہتر کسی اور کی رائے بھی آ جائے۔ تو اسلئے جناب -----

جناب سپیکر: ٹھیک شوہ جی، او نے گورئ، بیا بہ نے واخلئ جی۔ ښه، د چا څه پوائنټ آف آرډر شته؟

حاجی محمد عدیل: پوائنٹ آف آرڈر ہے جی۔ جناب سپیکر! اس مرتبہ کچھ ایسا ہوا ہے کہ ہماری تو تحریک التوا، آپ پھر رولز کی بات کریں گے، جو بھی آتی ہے، تو آپ اس سے پہلے ہی ایک ایسی Important تحریک التواء Move کروا دیتے ہیں کہ وہ Adopt ہو جاتی ہے اور باقی رہ جاتی ہیں ہماری۔ جب سے سیشن شروع ہوا ہے، میری دو ایڈجرنمنٹ موشنز تھیں اور ہمیں موقع نہیں مل رہا، تو میں تو آپ کے سپیکرز چیمبر کا بائیکاٹ نہیں کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب، میں ایک عرض کروں کہ یہ تو بس اس طرح ہو جاتا ہے ورنہ کل آپ نے بھی اس طرح کیا تھا۔ آپ کی تحریک تھی اور آپ غائب ہو گئے (قہقہہ) اس سلسلے میں مجھے پھر عجیب عجیب کہانیاں بعض لوگوں نے بتائیں کہ فلاں وجہ سے حاجی صاحب غائب ہو گئے۔ وہ میں بعد میں آپ کو چیمبر میں بتاؤں گا کیونکہ آپ بائیکاٹ نہیں کر رہے۔

جناب غنی الرحمان (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب! حاجی عدیل صاحب دے پیرے دلچسپی شته نه- حلیم خټک شته نه، نو دے وجےنه دوئ اسمبلۍ کښې دلچسپي نه اخلي-

Mr. Speaker: The sitting is adjourned and we will re-assemble tomorrow at 10.00 a.m. inshallah. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس 10 دسمبر 1998 بروز جمعرات دس بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا۔)